www.khanqah.in

Visit us at: www.khanqah.in

ہفتہ وار

مبلغ

اشاعت کا چودھواں سال
14th year of Publication

The Weekly **MUBALLIG**
Srinagar Kashmir

سرینگر کشمیر

قیمت صرف 3 روپے

06 ستمبر 2013ء جمعة المبارک 29 شوال ۱۴۳۴ھ جلد نمبر: 14 شمارہ نمبر: 32

حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ چھِ فرماوان:

توبہٕ یۆد کرکھ بوسٕر ترکھ
توبہٕ چھےٚ وُنی کَبن تارٕ وُن ناو
توبہٕ روٗس پانو تتہِ کُہٕ اُبرکھ
یتہِ چھےٚ ترٕ تتہٕ بُشُن واو

گناہوں پر ندامت اور توبہ نجات کا کامل نسخہ ہے، توبہ، دھتکارے ہوئے بندہ کو خدا کے نزدیک لاتی ہے، ورنہ قیامت کے روز آگ کے بھڑکتے شعلوں اور سردی کی منجمد کرنیوالی لہروں سے بچنا محال ہے۔

آپ کس راستے پر چلنا پسند کریں گے......؟

شیخ علی طنطاوی۔ رحمۃ اللہ علیہ

آپ تنہا سفر کررہے ہیں چلتے چلتے آپ کے سامنے ایک دوراہا آجاتا ہے۔ ایک راستہ سخت دشوار گزار، عموداً پہاڑ کی بلندی کی طرف جارہا اور دوسرا نشیبی آسانی سے طے ہوجانے والا۔ پہاڑ جو دشوار گزار ہے اس میں ہر طرف پتھر اور کانٹے بکھرے ہوئے ہیں، قدم قدم پر گڑھے ہیں جن کی وجہ سے اوپر چڑھنا بھی مشکل ہے اور راہ طے کرنا بھی دشوار، لیکن اس پر حکومت کی طرف سے ایک کتبہ نصیب ہے اور اس پر چلنا تکلیف دہ ہے۔ لیکن یہی درست راستہ ہے جو بڑے شہر کو جاتا ہے اور منزلِ مقصود تک پہنچاتا ہے۔ دوسرا راستہ ہموار گزرگاہ ہے جس پر پھل دار درخت اور شگوفے سایہ فگن ہیں، دونوں جانب ہر قسم کی تفریحات جنت نگاہ اور فردوسِ گوش ہیں۔ جن کی وجہ سے دل کھچتا چلا جارہا ہے، لیکن راستے کے سرے پر ایک انتباہ آویزاں ہے کہ یہ راستہ انتہائی خطرناک اور مہلک ہے اور اس کے آخر میں ایک ایسا نشیب ہے جس میں یقینی موت آپ کی منتظر ہے۔ بے شک انسانی طبیعت دشوار کے مقابلے میں آسان راہ کی طرف مائل ہوتی ہے اور مشقت و تکلیف کے بجائے سہولت و آرام پسند کرتی ہے، نفسِ انسان قید و بند کے مقابلے میں آزادی کا ولدادہ ہے اور یہی وہ انسان فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ شیخ علی طنطاوی کی ایک اہم تحریر اس لئے اگر انسان کو اپنی خواہشات نفس کی تکمیل کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے اور وہ ان کے پیچھے لگ جائے تو ظاہر ہے وہ دوسرا راستہ اختیار کرے گا۔ لیکن ایسے تمام موقع عقل آڑے آجاتی ہے اور یہ موازنہ کرتی ہے کہ وقتی اور فوری لذت دراحت جس کا انجام طویل رانج و غم اور تکلیف ہو، اچھی ہے یا وہ وقتی تکلیف و مشقت جس کے بعد نہ ختم ہونے والی راحت اور لذت ہو، بہتر ہے اور بالآخر پہلا راستہ اختیار کرنے پر آمادہ کرتی ہے، یہی مثال جنت یا دوزخ کی طرف جانے والے راستوں کی ہے۔ دوزخ کے راستے میں ہر وہ چیز موجود ہے جو لذیذ اور مرغوب ہے، انسانی طبیت ان کی طرف ڈھلکتی ہیں۔ اس راہ میں حسن و جمال اور اس کی فتنہ آفرینیاں ہیں۔ شہوانی خواہشات کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور فوری لذت حاصل کرنے کا جواز ہے۔ اور مال و دولت ایسی چیز ہے جو ہر شخص کو مرغوب مطلوب ہے۔ اس میں ہر قسم کی آزادی اور آوارگی کی سہولت ہے اور کون ہے جو آزادی کو پسند نہیں کرتا اور پابندیوں سے بیزار نہیں۔ اسکے برعکس جنت کے راستے میں ہر طرح کی مشقت اور وقت ہے، پابندیاں اور رکاوٹیں ہیں۔ نفس سے جنگ کرنا اور خواہشات سے کنارہ کش ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اس وقتی مشقت کا صلہ جو اس راہ میں برداشت کرنا پڑتی ہے، آخرت کی صورت میں ملتا ہے۔ اور جہنم کے راستے کی عارضی لذتوں کا ثمرہ دوزخ کا نہ ختم ہونے والا عذاب ہے، اس کی مثال بعینہ اس طالب علم کی سی ہے جو امتحان کے دنوں میں رات کے وقت جب کہ گھر کے باقی تمام افراد ٹی وی کے سامنے بیٹھے دلچسپ پروگراموں سے لطف اندوز ہورہے ہوں۔ سب سے الگ تھلگ اپنی کتابوں اور کاپیوں میں غرق، محنت و مشقت برداشت کررہا ہوتا کہ اس کا نتیجہ کامیابی کی راحت کی صورت میں برآمد ہویا جسطرح ایک مریض چند دن اچھے اور مزے دار کھانوں سے پرہیز کی زحمت برداشت کرتا ہے اور انجامِ کار اسے صحت کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے دو راستے رکھے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ہر انسان کو جاہل ہو یا عالم، بچہ ہو یا بڑا، ایک ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے جس کے ذریعہ سے وہ خیر و شر اور اچھے بُرے میں فرق و امتیاز کرسکتا ہے۔ ہر انسان کا ضمیر نیک کام کرکے راحت محسوس کرتا ہے اور بدی کے ارتکاب سے آزردہ ہوتا ہے، بلکہ یہ ملکہ تو حیوانات تک میں موجود ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کسی بلّی کو آپ اپنی خوشی سے گوشت کا ٹکڑا دیتے ہیں تو وہ بڑے اطمینان سے آپ کے سامنے ہی کھانے لگتی ہے لیکن اگر یہی ٹکڑا اس نے چھین کر یا چرا کر لیا ہو، تو اسے لے کر کہیں دور چلی جائے گی اور بڑی تیزی سے کھانے کی کوشش کریگی اور آپ کی طرف دیکھتی بھی جائے گی کہ آپ کا ردِّ عمل کیا ہے کہیں آپ اس تک پہونچ کر یہ ٹکڑا اس سے چھین نہ لیں۔ کیا اسکے صاف معنی یہ نہیں کہ وہ جانتی ہے، گوشت کا وہ ٹکڑا جو آپ نے خود دیا تھا اس پر اس کا حق ہے اور دوسرا جو وہ جھپٹ کر لے گئی ہے نا جائز ہے؟ ارشادِ باری تعالیٰ: "کیا نیکی اور بدی کے دونوں نمایاں راستے ہم نے انسان کو نہیں دیکھا دیئے۔" اللہ تعالیٰ نے جنت کے راستے پر اپنے داعی اور نقیب کھڑے کررکھے ہیں جو اس طرف بلاتے ہیں اور اس راہ میں راہنمائی کرتے ہیں۔ یہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام ہیں۔ اسی طرح دوزخ کے راستے کے داعی اور نقیب شیاطین ہیں جو اس کی طرف بلاتے ہیں اور اس کی ترغیب دیتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے علماء اکرام کو انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام کا وارث بنایا ہے۔ یہ لوگ انبیاء سے وراثت میں مال و دولت نہیں لیتے بلکہ ان کی میراث علم اور دعوت الی الحق ہے۔ علماء میں سے جو افراد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ سے اس دعوت کا حق ادا کرتے ہیں وہ واقعی اس شرفِ وراثت کے مستحق ہیں۔

یہ دعوت درحقیقت ایک مشکل کام ہے۔ انسان کا نفس طبعًا آزادی پسند ہے اور دین اس کی آزادی سلب کرلیتا ہے۔ انسان ہر قسم کے لطف وعیش کا دلدادہ ہے لیکن مذہب کی پابندیاں آڑے آتی ہیں اور ایک حد سے آگے بڑھنے سے روکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص فسق و فجور کی دعوت دیتا ہے تو یہ دعوت طبعِ انسانی کے موافق ہوتی ہے اور انسان اس کی طرف بہتا ہوا اور لپکتا ہوا چلا جاتا ہے جیسے پانی ڈھلوان کی طرف بہتا ہے۔ اگر آپ بلندی پر پانی کے کسی ذخیرے میں سوراخ کردیں تو آپ کے دیکھتے دیکھتے پانی اس میں سے بہہ کر نشیب میں جمع ہوجائے گا۔ لیکن اگر اسی پانی کو دوبارہ واپس بلندی پر پہونچانا چاہیں تو ظاہر ہے یہ کام آسانی سے نہ ہوگا۔ اس کیلئے آپ کو پمپ استعمال کرنا پڑے گا اور کافی محنت اور خرچ سے یہ کام انجام پائیگا۔ پہاڑ کی چوٹی پر اٹکا ہوا پتھر نیچے کی طرف لڑھکانے اور گرانے کیلئے کسی زور یا مشقت کی صورت نہیں، ذرا چھیڑ دیئے آپ سے آپ نیچے کی طرف لڑھکتا چلا جائے گا لیکن اگر اسی پتھر کو واپس پہاڑ کی چوٹی پر پہونچانا چاہیں تو مشقت برداشت کرنا ہوگی یہی مثال انسان پر صادق آتی ہے۔ آپ سے جب ایک بدکردار دوست یہ کہتا ہے کہ آفلاں جگہ ایک حسینہ کا عریاں رقص ہورہا ہے تو آپ کی طبیعت فورًا اس طرف مائل ہوگی۔ خواہشاتِ نفسانی ادھر جانے پر اکسائیں گی، ہزاروں شیطان آپ کو جانے پر مجبور کریں گے اور آپ اس طرف کھنچے چلے جائیں گے کہ آپ کو پتہ بھی نہ چلے ہوں گے۔ اب اگر کوئی ناصح یہ چاہے کہ آپ وہاں سے واپس لوٹ جائیں تو آپ کیلئے اس کی نصیحت ماننا، اپنے نفس کا مقابلہ کرنا اور دل کی خواہش کو رد کرنا خاصا مشکل کام ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ برائی کی طرف دعوت دینے والوں کو کسی قسم کی زحمت نہیں اٹھانا پڑتی اور انسان شیطان کے دامِ فریب میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ اس کے برعکس بھلائی اور خیر کی طرف بلانے والوں اور نصیحت کرنے والوں کو مشقت اور تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے۔ بدی کی طرف نفس انسانی راغب ہوتا ہے۔ ننگی عورتیں ہیں بری خواہشات کی تسکین ہے لذتِ کا ودہن ہے فردوشِ گوش و جنت نگاہ ہے، قلب و نظر اور جسم و نفس کیلئے ہر طرح کی لطف، اندوزی کا انتظام و اہتمام موجود ہے۔ اور خیر کی دعوت دینے والے کے پاس اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ نہ کرو وہ نہ کرو۔ آپ کو ایک جوان لڑکی ایسی حالت میں نظر آتی ہے کہ اس کے مراکزِ حسن جاذبِ نگاہ ہیں، ناصح آپ سے کہے گا اپنی انکھیں بند کرلو اور ادھر نہ دیکھو۔ اس طرح ایک تاجر صاف دیکھ رہا ہے کہ سودی کاروبار میں بغیر کسی محنت و مشقت کے اسے نفع حاصل ہوتکتا ہے، اس کا جی اس نفع کی خاطر للچائے گا، لیکن داعی الی الخیر کہے گا کہ یہ ناجائز ہے، اس کا لالچ نہ کرو اور متوقع نفع چھوڑ دو یعنی جو مال فورً حاصل ہورہا ہے اسے ہاتھ نہ لگاؤ اور نقصان اٹھالو۔ ایک ملازم اپنے ساتھی کو رشوت لیتے اور ایک منٹ میں چھ ماہ کی تنخواہ کے برابر مال حاصل کرتے دیکھتا ہے۔ پھر عالمِ تصوّر میں اسے نظر آتا ہے کہ وہ ساتھی خوش حال ہوگیا ہے اور مدت سے رُکی ہوئی اپنی ضرورتیں بڑی آسانی سے پوری کررہا ہے۔ اسی حالت میں حضرت ناصح آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم ایسا نہ کرنا اور یہ فوائد جو اس نے حاصل کئے ہیں تم ان کے قریب بھی نہ جانا۔ ناصح کہتا ہے کہ ان یقینی اور فورًا حاصل ہوسکنے والی لذتوں کی طرف نہ دیکھو تا کہ تمہیں مستقبل کی غیر مرئی لذتیں حاصل ہوں و۔ یہ جو کچھ سامنے نظر آرہا ہے اسے نہ نظر آنے والے اور نہ محسوس ہونے والے فوائد کی خاطر ہاتھ نہ لگاؤ۔ اپنے نفس اور دل کا کہنا نہ مانو بلکہ ان کی مخالف کرو۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ دین اور اس کے احکام گراں اور گراں بار ہیں۔ خود قرآن مجید میں اس کو قولِ ثقیل کہا گیا ہے: "ہم تم پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔" (جاری)

ضروری گذارش: محترم قارئین کرام! یہ اخبار عام اخباروں کی طرح نہیں، اسلئے اس کا ادب و احترام ہمیشہ قارئین پر واجب ہے۔ مدیر

www.khanqah.in

حج وعمرہ کے مسائل واحکام - 2

مفتی محمد اسحاق نازکی قاسمی۔غفرلہ

مسئلہ 29: چوں کہ مقامات حج اورمدینہ طیبہ میں بھیڑ بھاڑ بہت زیادہ ہوتی ہے،شوق،ولولہ،جذبہ اورتڑپ ہرایک کوہوتی ہے لہٰذااس جوش میں ہوش سے کام لے کہیں بےادبی نہ ہو،دھکم دھکا نہ ہو،صبر سے کام لیں،حدود سے تجاوز نہ کریں،عورتیں بھی تیس فیصد کی تعداد میں ہوتی ہیں ان کاخیال رکھاجائے لہٰذا دھکا کھائیں مگردھکا نہ دیں۔

مسئلہ 30 : ٹریفک کادباؤ،لوگوں کی بھیڑ کہ کندھا سے کندھا چھلے، پاؤں سے پاؤں لگے حتی کہ اتنی بھیڑبھی ہوتی ہے کہ سوئی گرائیں توزمین پہ نہ گرے۔ وہاں کے محکمہ ٹرانسپورٹ،حفظانِ صحت وصفائی اورتمام متعلقہ محکمہ جات کوتعاون دیں،حادثات سے بچیں اور بچائیں،اپنے سامان اورنقد کی حفاظت کریں کہ سامان اورنقد کی چوری بھی ہوتی ہے اور یہ چیزیں گربھی جاتی ہیں،الغرض ہرکوئی اپنے حصے کاچراغ خودجلائے۔

مسئلہ 31 : خواتین کیلئے سفرحج میں یاتواپناشوہر ساتھ ہویاوہ مرد ساتھ ہو جس کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو۔مثلاً بھائی، بیٹا، باپ چاہے دودھ کے رشتے سے ہو یا نکاح کی وجہ سے وہ اس کامحرم ہو،مثلاً سُسر،داماد، بہت ساری عورتیں جھوٹا رشتہ فارم میں لکھوادیتی ہیں جوکئی طرح کے گناہوں کا باعث ہے،(۱) جھوٹ (۲) دھوکہ (۳) جھوٹی تحریری شہادت اور (۴) غیرمحرم کے ساتھ ہروقت اختلاط۔

گویاایک نیکی کیلئے بڑے بڑے گناہوں کاارتکاب! یہی وجہ ہے کہ اگرعورت پر مالی استطاعت کی وجہ سے حج فرض ہوجائے لیکن محرم مرد نہ ملے تو نہ حج پر جانا جائز ہے نہ ہی حج اس پراس حال میں لازم ہے،اگرمحرم نہ ملنے کی وجہ سے مایوس ہوجائے توبصورت وصیت حج بدل کرادے۔مردمردیاعورت کی طرف سے یا عورت مردیاعورت کی طرف سے کراسکتی ہے۔

مسئلہ 32: اگرحرم پاک سے واپسی طے ہوچکی ہے اتنے میں ایام شروع ہوگئے اورابھی تک طواف وداع نہیں کیا ہے تو یہ طواف اَب معاف ہے، یاد رہے یہ الوداعی طواف رخصت ہوتے واجب ہے۔

دورانِ طواف نہ خانہ کعبہ کی طرف چہرہ کرے نہ پیٹھ کرے نہ اس کی طرف دیکھتا رہے بلکہ نگاہوں کوجھکا کردل میں اسکی عظمت بٹھا کراورطواف کی فضیلت کا استحضار کرتا رہے،زبان سے ذکرودُعا،تسبیح ودروداورتلاوت کلام پاک کرتا رہے۔

مسئلہ 33: عام حالات میں حاجی حضرات کیلئے حرم مکہ میں دوران قیام نوافل میں سب سے افضل کام نفلی طواف کی کثرت ہے کہ ایسی عبادت ہے جو کہ حرم مکہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اورمدینہ طیبہ کے قیام کے دوران کثرتِ درودوسلام سب سے افضل وبہتر ہے۔

مسئلہ 34: روضۂ اطہر کے سامنے مسجدنبوی کے جانب قبلہ دیوار سے متصل جتنی دیرتک آپ چاہیں درودوسلام کاتحفہ پیش کرتے رہیں نعتیہ کلام سناتے رہیں مگردھیمی آواز میں اورلب ولہجہ بالکل پست ہو۔روضہ اطہر کے جانب قبلہ مقدس دیوار کے اوپر یہ آیۂ کریمہ لکھی ہوئی ہے۔"یَا اَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ......" جمہورعلمائے اہل سنت والجماعت کانظریہ ہے کہ پیارے مدنی آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی قبراطہر میں حیات ہیں،علمائے سعودیہ کابھی یہی نظریہ ہے۔الحمدللہ۔لہٰذا یہ سمجھ لیں کہ میں دربارِنبوت میں مجرم کی طرح کھڑاہوں سرجھائے۔نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے توسُّل سے اللہ سے مانگ رہاہوں میرے درودوسلام کے کلمات حضرت حق جلّ مجدہٗ کے حکم سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سماعت فرمارہے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:"مَنْ صَلّٰی عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُه وَمَنْ صَلّٰی نَائِیًا اَبْلَغْتُه" اس کامفہوم یہی ہے۔

مسئلہ 35: مسجدنبوی سے متصل دوفرلانگ کے فاصلے پرجنت البقیع ہے جہاں تاریخی روایات کے مطابق دس ہزار حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آرام فرماہیں، چندایک کے سوااہل بیت کے تمام حضرات بھی یہاں ہی آسودۂ خاک ہیں۔علاوہ ازیں بڑے بڑے اَکابر علماء واولیاء یہاں محوِ استراحت ہیں آپ اطمینان کے ساتھ ہوسکے توتوزانہ جائیں اورجتنا ہوسکے ایصال ثواب ودُعائے مغفرت کاخوب اہتمام کریں،ادھرمکہ شریف میں شارع حجون کے بغل میں جنت المعلیٰ کے اوپر کی جانب دامنِ کوہ میں ہماری پہلی اُم المؤمنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ مع اپنے معصوم بچے سیدنا حضرت قاسمؓ چہاردیواری کے اندرتشریف فرماہیں وہاں ضرورجائیں اورایصال ثواب کریں، سلام عرض کریں۔

مسئلہ 36: حالاتِ احرام میں اس کاخیال رکھیں کہ سراورچہرے پرکوئی کپڑانہ رکھیں البتہ ہاتھ پاؤں چھپاسکتے ہیں۔

مسئلہ 37: احرام کی حالت میں خوشبودارچیزنہ کھائیں نہ پئیں نہ خوشبودار صابن کااستعمال کریں نہ داڑھی اورسرکے بال اُکھاڑیں جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔

مسئلہ 38: عورتیں اس پورے سفرمیں اوردورانِ قیام حرمین شریفین پردے کااتہمام کریں بحالت احرام چہرے پرکپڑا لٹکائے رکھیں مگرچہرے کے کھال سے وہ کپڑانہ لگے،اورسرپروہ کپڑاباندھ لیں جوسر سے نہ سرکے اورتمام بال اس کےاندرچھپ جائیں۔

مسئلہ 39: ہروہ طواف جس کے بعدسعی ہے(مثلاً عمرے کاطواف)اس میں رمل اوراضطباع سنت ہے رمل سینہ تان کے چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ قدرے تیزی کے ساتھ طواف کے پہلے تین چکروں میں چلنااوراضطباع احرام کی چادر کا داہنا حصہ داہنے کندھے کے بغل سے نیچے نکال کر بائیں کندھے پرڈالنا کہ داہنا کندھا کھلارہے گامگرنمازطواف میں داہنے کندھے کو ڈھانکنا ضروری ہے،عورتیں رمل اوراضطباع کے حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

مسئلہ 40: طوافِ زیارت دسویں ذی الحجہ کے تین اہم کام (رمی،ذبح، حلق/قصر) سے فارغ ہوکرسادہ کپڑوں میں کرنا سنت ہے۔بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اس طواف سے فارغ ہونا لازمی ہے ہاں عورت کے ایام چل رہے ہوں توپاک ہوکر نہاکے اس اہم ترین فریضے کوبلاکسی کراہت کے اداکرسکتی ہیں۔

مسئلہ 41: حدودِحرم (ساراشہرمکہ شریف،منیٰ،مزدلفہ سمیت) میں ہرنیکی کااَجروثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے،یہ نیکیاں عورتیں اپنے قیامگاہوں میں فرض نمازتنہا تنہا اداکرکے بھی حاصل کرسکتی ہیں لہٰذا حرم پاک میں نماز باجماعت کاپڑھنا نہ اس ثواب کیلئے شرط ہے اورنہ ان پرباجماعت نماز ضروری ہے بلکہ قیامگاہوں میں نماز پڑھنا ان کیلئے زیادہ بہتر ہے۔ہاں نفلی طواف کرنا ہوتواس وقت حرم پاک میں آئیں جب مردوں کی بھیڑ زیادہ نہ ہو۔اورمسجدنبوی میں روضہ اطہر کے پچھلے جانب سلام عرض کرنے کیلئے آناہوتواس کیلئے آئیں۔

مسئلہ 42: صفااورمروہ کے درمیان ایک جگہ دونوطرف تیزدوڑکرچلنے کو سعی کہتے ہیں یہ صرف مردوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے نہیں اگرچہ اس مبارک سنت کی بنیادایک مبارک خاتون ہی کے ہاتھوں پڑی ہے۔

مسئلہ 43: نفلی عمرہ جب بھی آپ چاہیں دورانِ قیام مکہ مکرمہ کرسکتے ہیں جس کاطریقہ یہ ہے کہ قیامگاہ پرنہادھوکراحرام باندھیں (عورتیں اپنے استعمالی کپڑوں میں) پھرمسجدعائشہ (مسجدتنعیم،مسجدعمرہ) گاڑی سے جائیں جوحرم پاک سے بمشکل پانچ کلومیٹر دورحدودِحرم سے باہرایک کھلی جگہ پرواقع ہے۔ وہاں احرام کی دورکعتیں پڑھ کرعمرہ کی نیت اورتلبیہ پڑھ کرواپس حرم پاک آئیں،طواف کرکے دورکعت نماز پڑھ کرصفامروہ کی سعی کرکے حلق/قصرکریں، پھراحرام کھول کرسادہ اوراستعمالی کپڑے پہن لیں،عورتیں بقدرایک پوربال کاٹ کراحرام سے نکل کرانھیں کپڑوں کوپہنا کررکھیں۔فقط واللہ اعلم

سوال: ہمارے علاقے کےایک حاجی صاحب حج بیت اللہ سے واپسی پر اس بات کوباربار دہراتے رہتے ہیں کہ حرم شریف ومدینہ شریف میں ایام حج کے دوران "سبیل" (کھانے کاسامان) جوحجاج کرام میں مفت تقسیم کیاجاتا ہے صدقہ اورزکوٰۃ کے مدمیں آجاتا ہے،اوراسے نہ لینے پرزوردےرہے ہیں، آپ جناب سے گزارش ہے کہ اسکی وضاحت کرکے ہمیں اصل حقائق سے روشناس کریں؟

جواب: ایام حج کے دوران جو"سبیل" نامی کھانے کےاشیاءوہاں تقسیم ہوتے ہیں وہ نہ زکوٰۃ ہے اورنہ ہی صدقہ۔بلکہ وہ صرف ہدیہ ہوتا ہے۔جس طرح ماہِ رمضان میں افطاری کیلئے انتظام ہوتاہے،اسی طرح یہ بھی خاص ایام حج ہی میں ہوتاہے باقی دنوں میں یہ انتظام نہیں ہے۔اس کاکھانا ہرایک کیلئے جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

علم نحو سیکھئے۔29

سوال: وزنِ فعل سے کیامراد ہے؟

جواب: وزنِ فعل سے مراد ہروہ اسم ہے جوفعل کےوزن پرہو،جیسے اَحْمَرُ۔

سوال: اَوزانِ فعل بتائیے؟

جواب: اَوزانِ فعل آٹھ ہیں،ان میں سے دواسم اورفعل کے درمیان مشترک ہیں،(۱) ثلاثی مجردمعروف جیسے فَرَشَ،رَجَبَ (۲) رُباعی مجرد جیسے جَعْفَرٌ اورباقی چھ اوزان صرف فعل کے ساتھ خاص ہیں۔(۱) ثلاثی مجردمجہول جیسے فُعِلَ۔(۲) رُباعی مجردمجہول جیسے فُعْلِلَ۔(۳) ثُلاثی مزید فیہ معروف جیسے اِجْتَنَبَ۔(۴) ثُلاثی مزید فیہ مجہول جیسے اُجْتُنِبَ۔(۵) رُباعی مزید معروف جیسے تَجَلْبَبَ۔(۶) رُباعی مزید مجہول جیسے تُجُلْبِبَ۔ (وافیہ:۷۸)

سوال: وزن فعل کی شرط بیان کیجئے؟

جواب: وزن فعل کی دوشرطیں ہیں۔(۱) فعل کے وزن پرہو یا اس کے شروع میں فعل مضارع جیسی کوئی زیادتی ہوایسا اسلئے کہ اس اس کی وضع فعل کیلئے ہوتی ہے،اسم کیلئے نہیں ہوتی،لہٰذا خلاف عادت اسم میں استعمال کی وجہ سے ثقالت پیداہوجائے گی جوایک اسم کواپنی اصل سے غیراصل کی طرف پھیرنے کیلئے کافی ہے۔(۲) ھاءوقفیہ کوقبول کرنے والا نہ ہواسلئے کہ جب ہاءبشکل گول تاء(ۃ) لاحق ہوگئی توپھروہ وزن فعل کانہیں رہے گا توجب وزن فعل کانہیں رہے گا توغیرمنصرف کاسبب نہیں بن سکتا کیونکہ وزن فعل ہی غیر منصرف کاسبب ہوتاہے۔(وافیہ:۷۷)

سوال: فعل کےاوزان میں کتنے قسم کاوزن معتبر ہے؟

جواب: فعل کےوزنوں میں سے تین قسم کےاوزان کااعتبار کیاجاتا ہے۔(۱) فعل کامخصوص وزن جواسم میں شاذونادرہی پایاجاتا ہے۔ایسے دووزن ہیں۔(۱) فَعَّلَ جیسے شَمَّرَ۔(۲) فُعِلَ جیسے ضُرِبَ۔(۲) فعل میں زیادہ تراستعمال ہونے والاوزن۔یہ ثلاثی مجرد سے فعل اَمرکاوزن ہے۔جیسے اُفْعُلْ۔(۳) فعل مضارع کا وزن یعنی وہ لفظ جس کے شروع میں حروف اَتَیْنَ میں سے کوئی حرف ہو،جیسے یَزِیْدُ۔ (آسان نحو،حصہ دوم:۴۳)

سوال: غیرمنصرف کے کتنے اَسباب میں علمیت شرط ہے؟

جواب: غیرمنصرف کے پانچ اَسباب میں علمیت شرط ہے،(۱) تانیث بالتاء، (۲) تانیث معنوی۔(۳) عجمہ۔(۴) ترکیب۔(۵) الف نون زائدتان اور دوسبب میں علمیت شرط تونہیں ہے۔مگران کے ساتھ جمع ہوسکتی ہے۔(۱) عدل۔ (۲) وزن فعل۔(ہدایت النحو)

ہفتہ وار
مبلغ
سرینگر کشمیر

06/ستمبر 2013ء جمعۃ المبارک

ایک عورت کی تربیت۔خاندان کی تربیت

جسطرح قطرہ قطرہ دریا بنتا ہے اسی طرح ایک فرد کو ملا کر معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے، معاشرہ کو ہماری عام فہم زبان میں سماج کہتے ہیں اور یہ ہم خود ہی تعمیر کرتے ہیں، اسمیں اچھائیاں بُرائیاں کہیں سے ایکدم نہیں آجاتیں بلکہ آہستہ آہستہ معاشرہ میں جنم لیتی ہیں، ایک آدمی کے بُرا بننے سے ایک کنبہ بُرا بنتا ہے اور پھر ایک خاندان سے آہستہ آہستہ تمام معاشرہ اثر انداز ہوتا ہے پھر ملک اور قوم اسکی لپیٹ میں آجاتی ہے، سماج کو بنانے اور بگاڑنے میں مرد اور عورت دونوں ہی برابر شریک ہیں کیونکہ دونوں نے مل کر ہی اس کی تشکیل کی ہے بلکہ عورت اسکے بنانے اور بگاڑنے میں مرد سے زیادہ ذمہ دار ہے کیونکہ قوم کی تعمیر اسکی گود میں ہوتی ہے، وہ نہ صرف ایک بچے کی پرورش کرتی ہے بلکہ نسل انسانی اسی سے تعمیر و تشکیل ہوا ہے، کہتے ہیں ''ایک مرد کی تعلیم ایک فرد کی تعلیم ہے لیکن ایک عورت کی تعلیم ایک قوم کی تعلیم ہے'' کسی دانشمند کا قول ہے کہ اچھی مائیں مردہ قوم کو زندہ کرسکتی ہیں، یہاں اچھی کے معنی خوبصورت نہیں بلکہ بہت ہی خوبیاں رکھنے والی خوب سیرت ماں ہے، بچے کی پرورش جس ماحول میں ہوتی ہے وہ اسی کے مطابق آئندہ زندگی بناتا ہے اسلئے ماؤں کا فرض ہے کہ وہ سماج کا ماحول بنانے کیلئے گھروں کا ماحول بہتر بنائیں۔ اچھے ماحول کا پروردہ فرد اچھا انسان بنے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ہر بڑے آدمی کے پیچھے کسی عورت کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ پرورش کا کتنا اثر پڑتا ہے اسکی زیادہ تفصیل ماہر نفسیات ہی بتا سکتے ہیں، مگر یہاں میں اس واقعہ سے ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہوں کہ کافی عرصہ پہلے سنا تھا کہ جنگل میں ایک انسان کا بچہ جنگلی جانوروں میں رہ کر بڑا ہو گیا ہے پھر اسے پکڑ کر لایا گیا ہے چونکہ اس نے جانوروں میں پرورش پائی تھی اسلئے اسکے تمام حرکات وسکنات یہاں تک کہ آواز بھی جانوروں جیسی تھی، لیکن اس میں کئی کامیابی نہ ہو سکی اور دس سال کی عمر میں وہ مر گیا۔ اسلئے ایک عورت کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے تا کہ وہ بچوں کو بچپن سے ہی خود اعتمادی اور حوصلہ مندانہ قصّے سنا کر ہی ان کے سامنے ماڈل رکھے جنکے دریعے انکی تربیت اور تہذیب سازی میں مدد لی جاسکتی ہے، مگر آج دیکھتے ہیں کہ ہر طرف عورتیں ہی سماج میں غلط قسم کے رسم ورواج کو پنپنے کا موقع دیتی ہیں عورت عورت پر ظلم کر رہی ہے، جہیز کا مطالبہ کر رہی ہے، اگر تمام عورتوں کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے تو وہ صرف اپنے گھروں میں ہی حُسن وسکون کا برتاؤ نہ کریں بلکہ اپنے قرب وجوار بھی ایسا بنانے کی کوشش کریں گیں، اس طرح آہستہ آہستہ بُرائیاں کم ہو جائیں گی۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ جیسے کرو گے ویسے بھرو گے، مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ کرتا ایک ہے اور بھرنے والے بہت ہیں۔ آج نوجوان طبقہ جس بے راہ روری کا شکار ہیں اس کی ذمہ داری ان کے گھروں کی ہے ؎

تیرے ماتھے پر یہ آنچل تو بہت خوب ہے
تو اس آنچل سے اِک پرچم بنا لیتی تو اچھا تھا

جواھر القرآن

سورۃ الّیل قسط 4: (آیت ۱تا۴)

اور کسی کی کوشش زنانہ ہے کہ لذائذ دُنیا پر فریفتہ ہے، اور دُنیا کی خسیس چیزوں پر مر رہا ہے، کہ رات دِن مال وزر کے جمع کرنے میں لگا ہوا ہے نہ اس کو دن میں چین نہ رات کو راحت۔ اور کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ ایک روز مرنا ہے اور یہ ساری دُنیا کی چیزیں یہیں چھوڑ جانا ہے۔ اور کوئی ہے کہ اس کی ہمت مردانہ کے نزدیک مال وزر تو کیا دُنیا کی سلطنت بھی کوئی چیز نہیں وہ سمجھتا ہے کہ چند روز کا دنیا میں مہمان ہوں جہاں سدا رہنا ہے راحت وعزت تو وہاں کی ہے یہاں کیا عارضی زندگی ہے، راحت سے گزری تو کیا اور تکلیف سے گزری تو کیا۔ الغرض انسانوں کے اعمال واشغال مختلف ہیں۔

''سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا۔ تو ہم اس کو راحت کی چیز کیلئے سامان دیدیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کیلئے سامان دے دیں گے، اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آوے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا''۔

دُنیا میں انسان کی زندگی کا ایک رخ تو وہ ہے جس کی طرف اللہ کے رسول بلاتے ہیں اور جس کی رہنمائی اللہ کے احکام ورسول کی تعلیمات کرتی ہیں اور اس کے علاوہ بے شمار رُخ اور ہیں جن کی طرف لوگ اپنی اپنی خواہشات کی پیروی میں یا اپنے سرداروں لیڈروں کی رہنمائی میں چلتے رہتے ہیں لیکن انجام کے اعتبار سے ان دونوں قسم کی راہوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پہلا گروہ وہ ہے جو کامیاب اور جسے اپنی کوششوں کو اچھا بدلہ ملے گا اور دوسرا گروہ وہ ہے جو انجام کے لحاظ سے ناکام اور نامراد ہے اور جس کی تمام کوششیں ضائع ہو جائیں گی اور وہ آخرت میں برباد، ہلاک اور جہنم میں ڈالا جائے گا۔
اب دونوں گروہوں کی ان آیات میں کچھ صفات بیان فرمائی گئی ہیں، پہلا گروہ جو انجام کے لحاظ سے کامیاب گروہ ہے اس کی پہلی صفت یہ فرمائی گئی۔ ''فَاَمّا مَن اَعطیٰ'' جس نے اللہ کی راہ میں مال دیا یعنی حتی المقدور سب طرح کے نیک کاموں میں خرچ کیا اور یہ خرچ کرنا زکوۃ وصدقات کو بھی شامل ہے اور ہر قسم کی خیرات کو بھی۔ دوسری صفت فرمائی ''واتّقیٰ'' یعنی اللہ سے ڈرا اور برائیوں سے بچا اور پرہیز گاری اختیار کی۔ یعنی جانتے بوجھتے وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے جن سے ان کا خالق ومالک ناخوش ہوتا ہو۔ یہ ہر وقت اس کی ناخوشی سے رتے ہیں اور ہر اس بات سے بچتے ہیں جن سے وہ ناراض ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اسکی ہدایات ہر وقت ان کے سامنے رہتی ہیں۔ تیسری صفت فرمائی ''وصدّق بالحُسنیٰ'' اور اچھی بات کو سچا سمجھا۔ یعنی اس پیام اور تعلیم کو دل سے سچا مانتے ہیں جو اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم دے رہے ہیں یعنی توحید کا اقرار رسالت محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تصدیق۔ آخرت پر یقین۔ (جاری)

اَدعِیۃ الرسول صلّی اللہ علیہ وسلّم

مہمان کی میزبان کیلئے دُعاء

''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْما رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ'' (مسلم حدیث: ۲۰۴۲)

اے اللہ! برکت عطا فرما ان کیلئے ان چیزوں میں جو دیں تو نے ان کو اور انہیں معاف فرما اور ان پر رحم فرما۔

پلانے والے کیلئے دُعاء

''اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ'' (مسلم حدیث: ۲۰۵۵)

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اُسے کِھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اُسے پلا۔

پہلا پھل دیکھنے کے وقت کی دُعاء

''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا'' (مسلم حدیث: ۱۳۷۳)

اے اللہ! برکت فرما ہمارے لئے ہمارے پھل میں، اور برکت فرما ہمارے لئے ہمارے شہر میں، برکت فرما ہمارے لئے ہمارے صاع (تول کے پیمانے) میں اور برکت فرما ہمارے لئے ہمارے مُدّ میں۔

چھینک کی دُعاء

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے کہنا چاہیے:
''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' (ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے)

www.khanqah.in

اپنے دل کی خبر لیجئے - 2

مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب۔مدظلہ العالی

یہ سب کیوں ہے؟ نہ طواف کرنے میں دِل لگ رہا ہے، طواف میں بھی موبائل سے بات ہورہی ہے، سعی کے درمیان بھی موبائل سے بات ہورہی ہے، خانہ کعبہ سے چمٹے ہوئے ہیں اور موبائل سے بات ہورہی ہے، یہ سب کیا ہے؟ یہ سب اسلئے کہ ؎

یہ حسرت رہ گئی پہلے سے حج کرنا نہ سیکھا تھا
کفن بردوش آپہونچے مگر مرنا نہ سیکھا تھا

دِل کے ٹھیک کیۓ بغیر نہ حج صحیح، نہ عمرہ صحیح، نہ نماز صحیح، نہ تلاوت صحیح، نہ اخلاق صحیح، اور یہ باتیں تو بہت بڑی ہیں، میں تو کہتا ہوں کہ جس کا دِل ٹھیک نہیں وہ عورت اچھی ماں نہیں بن سکتی، اچھی بیوی نہیں بن سکتی ہمرد اچھا باپ بن نہیں سکتا، اچھا شوہر نہیں بن سکتا، اچھا پڑوسی نہیں بن سکتا، اچھا انسان نہیں بن سکتا۔ جس کا دِل اچھا ہوتا ہے صبر وہی کرپاتا ہے، جس کا دِل ٹھیک ہوتا ہے شکر وہی ادا کرپاتا ہے، احسان مندی اسی کے مزاج کا حصہ ہوتی ہے، جس کا دِل ٹھیک ہوتا ہے معاف وہی کرپاتا ہے، جس کا دِل ٹھیک ہوتا ہے غموں کو وہی بھلا سکتا ہے۔

فتح مکہ کا دِن ہے، سارا جزیرۃ العرب محمد رسول اللہ (ﷺ) کے قدموں کے نیچے آگیا، طواف بھی ہوگیا، عمرہ بھی ہوگیا، سب چیزوں سے فراغ ہوگئے اللہ کے رسول ، اور اب باری آئی ہے، بیت اللہ کے اندر داخل ہونے کی، چابی تھی عثمان بن ابی شیبہ کے پاس۔ زمانہ جاہلیت سے چابی اُسی کے پاس چلی آرہی تھی، وہی متولی تھا خانہ کعبہ کا خاندانی طور پر۔ اللہ کے رسول (ﷺ) بلاتے ہیں عثمان! اِدھر آؤ، وہ کانپتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں ان کو کچھ یاد آتا ہے، حضور پوچھتے ہیں عثمان! دروازہ کھولو خانہ کعبہ کا! جی! بہت اچھا، وہ آگے بڑھ کر دروازہ کھولتے ہیں، اللہ کے رسول (ﷺ) اندر جاتے ہیں اور اندر جا کر دو رکعت نماز اللہ کی بڑائی کا اظہار کرنے کیلئے شکرانے کے طور پر ادا کرتے ہیں، واپس نکلتے ہیں اب آگے کھڑے ہیں صدیق اکبرؓ، سیدنا عمر فاروقؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا علی مرتضیٰ چوٹی کے صحابہ آگے کھڑے ہیں، اور ہر ایک اس اُمید میں ہے کہ خانہ کعبہ سے نکلنے کے بعد آج تو اللہ کے رسول چابی شاید مجھے عنایت فرمادیں، شاید مجھ کو یہ اعزاز مل جائے کہ اب کعبہ کی چابی میرے پاس رہے گی، اب اس کی خدمت اور تولیت کی ذمہ داری مجھے ملے گی، آپ نکلتے ہیں باہر، ایک نگاہ ان پر بھی ڈالتے ہیں، ان پر بھی ڈالتے ہیں، سارے صحابہ کو دیکھتے ہیں، مسکراتے ہوئے اور پھر پکارتے ہیں عثمان! ذرا آگے آؤ۔ وہی عثمان ابن ابی شیبہ، وہی مشرک، وہی کافر جو ابھی تک ایمان نہیں لایا، اب اس کو بلاتے ہیں، کہتے ہیں عثمان! وہ دِن یاد ہے جس دِن مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منور جانے والا تھا، میں تو تم کو یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ میں مکہ چھوڑ کر جارہا ہوں، لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ جانے سے پہلے آخری مرتبہ کسی طرح کعبہ کے اندر داخل ہوجاؤں، میں نے تمہاری خوشامد کی تھی کہ تم چابی مجھ کو دیدو، لیکن عثمان! تمہیں یاد ہے کہ تم نے کن لفظوں سے مجھے جواب دیا تھا۔ ڈانٹا تھا، پھٹکارا تھا، ذلیل کیا تھا، عثمان سر جھکا کر کہنے لگے محمد! مجھے سب کچھ یاد ہے، مجھے سب کچھ یاد ہے، حضور نے فرمایا: اب لو عثمان یہ چابی تمہارے ہی حوالے ہے، ہم اعزاز کو چھیننے والے لوگ نہلیں ہیں، ہم اعزاز کو بڑھانے والے لوگ ہیں، عثمان نے چابی آنکھوں سے لگائی، قدموں میں گر پڑے۔ کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ واَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ دِل اچھا تھا، محمد رسول اللہ کا سب کو معاف کردیا۔ جس کا دِل اچھا ہوتا ہے وہ معاف کرتا ہے وہ بدلہ نہیں لیتا۔ جس کا دِل اچھا ہوتا ہے وہی صبر کرتا ہے، جس کا دِل اچھا ہوتا ہے وہی سخاوت دکھاپاتا ہے وہی رشتہ داروں کی خدمت کرپاتا ہے، وہی اپنے خاندان کے کمزور، غریب پریشان حال رشتہ داروں کو ڈھونڈ ڈھونڈھ کر چپکے سے ان کی خدمت کرتا ہے، مسجد میں چندہ بھی دیتا ہے، مدرسہ میں بھی دیتا ہے لیکن خالی مسجد و مدرسہ میں نہیں دیتا بلکہ وہ اپنے رشتہ داروں پر بھی خرچ کرتا ہے، ان رشتہ داروں پر جن سے کبھی اس کے باپ دادا کی کھٹ پٹ رہی تھی۔ کبھی کچھ ناراضگی ہوگئی تھی۔ جس کا دِل اچھا ہوتا ہے وہ معاف کرتا ہے وہ کینہ نہیں پالتا، وہ بدلہ نہیں لیتا، کاش! کاش! کہ میں لفظوں میں سمجھا سکوں، مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے ڈرتے ڈرتے کہتا ہوں آج لاکھوں نمازیوں میں بھی ایسے لوگ نظر نہیں آتے جنہوں نے اپنے دِل پر محنت کرکے دِل کو اچھا کرلیا ہو، یہی وجہ ہے کہ نمازی بھی ہیں اور الزام تراشیاں بھی ہیں، نمازی بھی ہیں اور مقدمے بازی بھی ہے، نمازی بھی ہیں اور جھوٹ بھی ہیں، نمازی بھی ہیں اور ساس بہو کے جھگڑے بھی ہیں، نمازی بھی ہیں اور نند اور بھاوج کے جھگڑے بھی ہیں، وہی نند جو اپنی بھاوج کو بڑی محبت کے ساتھ بیاہ کرلائی تھی، اور بڑی تعریفیں کرتی تھی اپنی سہلیوں میں اپنی رشتہ داریوں میں کہ میں نے تو لاکھوں میں ایک بھاوج ڈھونڈھی ہے۔ //بقیہ صفحہ 5 پر......//

الحاد اور لادینیت کے سیلِ رواں

کو کیسے روکا جائے؟- 3

اسی اصولی فکر اور انحراف سے جو فلسفیانہ سطح پر تبدیلی آئی وہ یہ تھی:

☆ اب آسمانی بات، خدا، اللہ، GOD کا نام سائنس اور فلسفہ میں ہرگز استعمال نہیں ہوگا۔

☆ وحی، ہدایت، آسمانی رہنمائی، خدا کی مرضی، آسمانی حکومت، نبی پیغمبر علیہ السلام کے الفاظ بھی اپنی جگہ کتنے ہی مقدس صحیح؛ سائنس اور فلسفہ کے میدان میں متروک متصور ہوں گے۔

☆ حیات بعد الممات یا موت کے بعد زندگی، جنت، دوزخ، فرشتے اور قبر کی اصطلاحات کا استعمال ممنوع ہوگا۔

☆ روح، روحانی زندگی، بزرگی، ولایت وغیرہ کے الفاظ بھی نوکِ قلم پر نہیں آئیں گے۔

اس ساری کوشش کا حاصل یہ ہوا کہ؛ اس ساری محنت کے نتیجے میں اب فلسفہ سامنے آنے لگا، اور آج تک مغرب کے فکری خزانے سے برآمد ہورہا ہے......اس کے اہم نکات یہ ہیں کہ:

☆ خدا کے مقابلے میں کائنات پر بحث کرتا ہے؛ خدا ہے یا نہیں اس سے بحث نہیں۔

☆ آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کی بہتری، فلاح و بہبود پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔

☆ روح کے مقابلے میں جسمانی اور مادی زندگی اور اس کی لذات اور ان کا حصول اصل مطمع نظر قرار دیا ہے۔

☆ انبیائے کرام علیہم السلام، وحی، فرشتے، آسمانی ہدایات کے الفاظ اب سائنس و فلسفہ کا موضوع نہیں؛ بلکہ زندگی میں حلال و حرام اور اختیار و رد کرنے کی بنیاد، سائنسی تحقیق اور سائنسدانوں کے خیالات قرار پا گئے۔

(حکمت بالغہ حقیقت علم نمبر ص ۴۲/ ۴۳)

تجدیدِ علوم اور نشاۃِ ثانیہ کی یہ تحریک، بے پناہ مادّی ترقی کے جلوے میں اپنے اختیار کردہ اصولوں کے مطابق رواں دواں ہوئی؛ تو ایک بگٹٹ گھوڑے کی طرح آگے ہی بڑھتی چلی گئی چنانچہ......تصور کائنات، انسان کی حقیقت اور آئیڈیل، انسانی زندگی کے لیے رہنمائی کے میدان میں ایسے ایسے فلسفے اور تازہ بہ تازہ نت نئے افکار سامنے آئے؛ کہ خدا کی پناہ! فکری سطح پر انسان پر ضمیر کی گرفت کا خاتمہ، اخلاقی اصولوں کے بندھنوں کا کھل جانا؛ اور مادّی ترتری نے مغرب کے انسان کو مادر پدر آزاد بنا کر رکھ دیا۔

صنعتی انقلاب کے نتیجہ میں انسانی استعمال کی چیزوں کی بھرمار نے مغرب کے عوام و خواص کو حیران کردیا؛ اور نت نئی ایجادات کے احساس نے مغرب کے اوپر کے طبقات میں ایک ایسا ثقافتی انقلاب پیدا کردیا، جس سے سارے یوروپ کی سابقہ اخلاقی اقدار کی عمارت زمین بوس ہوگئی۔ (اور فلسفہ کی سطح پر لادینیت اور لامذہبیت کی طرح انسانی اور سماجی سطح پر لااخلاقیت نے لے لی!) (حکمت بالغہ حقیقت علم نمبر ص ۴۷)

اگرچہ علمی سطح پر سائنسی تجربہ ایک VERIFIABLE FACT شمار ہوتا ہے؛ جو کہ دنیا کے کسی علاقے میں بھی مخصوص حالات کے تحت آزمایا جاسکتا ہے اور ایک جیسے نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں؛ تاہم فلسفہ و فکر کے میدان میں ان ٹھوس حقائق کے ساتھ جو تصور کائنات کی عمارت فلاسفۂ مغرب نے بنائی اور اس میں انسان کا مقام متعین کیا؛ تو وہ ان کا اپنا فکر تھا۔ ہوسکتا ہے یہ فکر خالصۃً ان کے قلب و ذہن کی پیداوار ہو؛ تاہم اس کا بھی امکان ہے کہ یوروپی فکر کے پیچھے جو ماسٹر مائنڈ (MASTERMIND) تھا اور وہ آج بھی ہے، اس نے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے ان فلاسفہ کو HIRE کیا ہو؛ جنہوں نے مطلوبہ نتائج نکال کر دکھا دیئے۔ قرآئن دونوں طرف کے موجود ہیں، تاہم فلسفہ کے میدان میں یہ نتائج کبھی حقائق (FACTS) کا درجہ حاصل نہ کرسکے؛ بلکہ نظریات (THEORIES) ہی کا درجہ آج تک ان کو دیا جاتا ہے۔ (مگر بڑھا چڑھا کر ضرور پیش کیا جاتا ہے، جس کے نظریہ سے وہ عقیدہ کی حدود میں داخل ہوجاتا ہے۔ نام اگرچہ نظریہ دیا جاتا ہے مگر اس کے ساتھ سلوک عقیدہ جیسا کیا جاتا ہے)

(حکمت بالغہ حقیقت علم نمبر ص ۴۷)

مغرب کے ملحدانہ نظریات: فکر مغرب کے اجزاء وہ مشہور نظریات ہیں جو بیسویں صدی کے چوتھے عشرے تک سامنے آ کر مغربی معاشرے میں سرایت کرچکے تھے، بلکہ معاشرہ، زندگی کے ہر میدان میں اپنے آپ کو ان کے حوالے کرچکا تھا؛ کہیں کوئی مخالفت بیسویں صدی کے آغاز میں موجود تھی بھی؛ تو وہ بیسویں صدی کا نصف حصہ گزرتے گزرتے دم توڑ چکی تھی۔

☆......ڈارون کا نظریہ، ارتقاء
☆......میکڈوگل کا نظریہ، جبلت
☆......سگمنڈ فرائڈ کا نظریہ، جنس
☆......کارل مارکس کا نظریہ، دولت
☆......ایڈلر کا نظریہ، حب تفوق

مغربی فکر و فلسفہ کے بڑے بڑے امام ڈارون، میڈوگل، فرائڈ، ایڈلر، کارل مارکس اور میکاوی ہیں۔ ڈارون کی طرف ارتقاء کا نظریہ منسوب ہے؛ میکڈوگل نے جبلت کا نظریہ پیش کیا ہے؛ فرائڈ اور ایڈلر نے لاشعور کے نظریات پیش کیے ہیں؛ کارل مارکس کی طرف سوشلزم کا نظریہ منسوب ہے، اور میکاولی نیشنلزم کی موجودہ شکل کا مبلغ سمجھا جاتا ہے۔

یہ پانچ تو وہ جو زیادہ زور پکڑ سکے ہیں اور جنہوں نے موجودہ الحاد کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے، ورنہ صرف یہ پانچ نظریات نہیں ظاہر ہوئے، بلکہ جناب سید محمد سلیم نے ''مغربی فلسفہ تعلیم ایک تنقیدی مطالعہ'' میں تقریباً ایسے سو ملحدانہ افکار کا ذکر کیا ہے؛ (مغربی فلسفہ کی وجہ سے دین کے بارے میں ایک سو پچاس سے زائد گمراہیوں کو پروفیسر حسن عسکری صاحب نے مرتب کیا ہے) اس سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مغرب میں الحاد نے کیسا سر اٹھایا ہوگا!!! (جاری)

www.khanqah.in

www.khanqah.in

آپ کے پوچھے گئے دینی سوالات

سوال: آج سے تقریباً پانچ سال پہلے ''جے اینڈ کے بینک لمیٹڈ'' نے اپنے شیئرز (Shares) بیچنے کا عام اعلان کیا تھا، ان دِنوں تمام (لگ بھگ) جے اینڈ کے بینک لمیٹڈ کے برانچ خوب سجائے گئے تھے، انہی دِنوں میں نے بھی کچھ شیئرز (Shares) فروخت کرنے کیلئے Apply کیا اور ساتھ ہی نصف رقم بطور ایڈوانس بینک کے ایک برانچ کے حوالے کیا تھا، پھر کچھ عرصہ کے بعد مجھے ایک لفافہ Karvy Consultants Ltd, Hyderabad کی طرف سے بذریعہ ڈاک موصول ہوا، جس میں ''جے اینڈ کے بینک لمیٹڈ کی شیئرز اسناد'' (Share Certificates of J&K Bank Ltd.) وغیرہ موجود تھی، اس کے بعد ہر سال مجھے Dividend رقم، چیک کی شکل میں بذریعہ ڈاک موصول ہوتا رہا، اور حال ہی میں ایک Crossed) (Cq چیک حیدرآباد سے بذریعہ ڈاک موصول ہوئی ہے as) (dividend۔ آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ کیا اسطرح کے شیئرز (Shares) ایک مسلمان کو رکھنا جائز ہے یا ناجائز اور ساتھ ہی جو Dividend اِن شیئرز (Shares) کا ہر سال مجھ کو ملتا ہے، کیسا ہے؟ ٹھیک ہے یا غلط؟ اگر ہو سکے تو تفصیل کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں، تاکہ دوسروں کیلئے بھی فائدہ مند ثابت ہو سکے۔

شبیر احمد لون۔ پوسٹ بکس نمبر 10۔H.P.O اننت ناگ

جواب: حصص جن کو عرف عام میں شیئرز (Shares) کہتے ہیں دراصل مشترکہ تجارت کی ایک ترقی یافتہ اور جدید اصطلاحات کے ساتھ رائج ہونے والا کمپنی سسٹم ہے۔ قدیم زمانوں میں چند افراد مل کر کوئی کاروبار کرتے تھے تو اُسے شراکت کے نام سے جانا جاتا تھا، اور یہ شرکت اب بھی رائج ہے لیکن کسی کمپنی سے شراکت قائم کرنے کا تصور دراصل اُسی قدیم طریقِ شرکت کی جزوی تبدیلی کے ساتھ ایک نئی شکل ہے، شیئر لینے والا شخص دراصل اُس کمپنی کے اثاثوں میں اپنے اُن حاصل کئے ہوئے شیئرز کے بقدر شریک ہوتا ہے۔

شرعی طور پر کسی بھی کمپنی میں شیئرز خریدنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ جائز کاروبار کرتی ہے یا ناجائز۔ اگر کمپنی ناجائز کاروبار کرتی ہے تو اس کمپنی کے شیئرز خریدنا ہی شرعی طور پر درست نہیں۔ اسلئے شیئرز خریدنا جہاں مطلوب ہوں وہاں پہلی شرط یہی ہے کہ وہ کمپنی یا ادارہ جس کے شیئرز خریدے جا رہے ہیں کسی غیر شرعی کام میں مبتلا نہ ہو۔

شیئرز کے کاروبار کے متعلق اب تک پورے عالم میں ہر جگہ علماء اور فقہاء نے جو نہایت علمی اور تحقیقی مواد تیار کر کے اس کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے اور علمائے امت نے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی انداز میں سیمنار منعقد کر کے اس کے جواز اور عدم جواز کی تمام شکلوں کو واضح کیا ہے۔ ان تمام تحقیقات اور علماء کے متفقہ فیصلوں میں اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ناجائز کاروبار میں ملوث کمپنی کے شیئرز خریدنا شرعاً درست نہیں۔ ملاحظہ ہو فقہی مقالات مولانا محمد تقی عثمانی، آپ کے مسائل از مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، شیئرز کی خرید و فروخت از فقہ اکیڈمی انڈیا۔

جو کمپنی سودی کاروبار کرتی ہے، چاہے وہ جزوی طور پر ہی کرے اُس کے شیئرز خریدنا بھی دراصل سودی معاملات میں تعاون ہے لہٰذا وہ شیئرز خریدنا بھی درست نہیں۔ بینک چونکہ برابر سودی کاروبار ہی ہے اسلئے اُس کے شیئرز خریدنے اور اُن کے جائز ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں، چنانچہ فقہی مقالات کی عبارت ملاحظہ ہو: پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کمپنی حرام کاروبار میں ملوث نہ ہو، مثلاً وہ سودی بینک نہ ہو، سود اور قمار پر مبنی انشورنس کمپنی نہ ہو، شراب کا کاروبار کرنے والی کمپنی نہ ہو، ایسی کمپنی کے شیئرز خریدنا کسی بھی حال میں جائز نہیں۔

فقہ اکیڈمی کا فیصلہ یوں ہوا، جن کمپنیوں کا بنیادی کاروبار حرام ہو مثلاً شراب، خنزیر کے گوشت کی خرید و فروخت یا سودی قرضے دینا اُن شیئرز کی خرید و فروخت ناجائز ہے۔

اسی طرح مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے لکھا: حصص کی خرید و فروخت جائز ہے، البتہ اس کیلئے شرط یہ ہے کہ کمپنی کا کاروبار جائز اور حلال ہو، ناجائز اور حرام نہ ہو، جس کمپنی کا کاروبار ناجائز ہوگا اُس کے حصص کی خرید جائز نہیں ہوگی، مثلاً بینکوں کا نظام سود پر مبنی ہے، تو بینک کے حصص حرام ہوں گے۔ (آپ کے مسائل ج ٦)

اب جب یہ امر واضح ہو گیا کہ بینک کے شیئرز خریدنا ہی جائز نہیں تو خریدے گئے شیئرز اور اُن سے حاصل ہونے والا وہ نفع (Dividend) جو اب تک لیا گیا اُس کا حکم کیا ہوگا؟ اس کیلئے شریعت کا ضابطہ یہ ہے کہ ایسی ناجائز رقوم جو اصل مالک تک پہونچانا ممکن نہ ہو اور خود استعمال کرنا حرام ہوں وہ رقوم غرباء، فقراء، مساکین، مقروض، لاعلاج یا مہنگے علاج کے مرض میں مبتلا افراد کو بغرض علاج بلا نیت صدقہ و خیرات دے دی جائیں۔

اور اگر اب تک یہ رقوم اپنی ذات پر خرچ کر دی گئی ہوں تو اُن کی مقدار کے بقدر اپنی طرف سے رقم اُس جگہ صرف کر دی جائے جہاں اُن رقوم کو خرچ کرنے کا حکم تھا۔

بینک کے بجائے اگر کوئی دوسری کمپنی جو جائز کاروبار کرتی ہو اگر اُس کے شیئرز خریدے جائیں تو وہ شیئرز خریدنا شریعت کی رو سے جائز نہیں، گو کہ اس کیلئے بھی کچھ شرائط ہیں، لیکن اُن شرائط کا تعلق اصل کے جواز وعدم جواز کے متعلق نہیں، بلکہ شیئرز کے طریق کار اور اُس سے حاصل ہونے والے جائز نفع کو ناجائز اجزاء کی آمیزش سے بچانے تک محدود ہیں، یعنی جائز تجارت کرنے والی کمپنی کے شیئرز فی نفسہٖ حلال ہیں، مگر کچھ مزید شرائط پورا نہ ہونے عدم جواز کا حکم لگ سکتا ہے۔

بینک سے لئے گئے شیئرز کو ختم کرنے اور اُس سے حاصل ہونے والے ناجائز منافع سے اپنی ذات کو بچانے کے لئے اگر اُن شیئرز کو فروخت کر دیا جائے تو یہ فروخت کرنا درست ہوگا، البتہ بہتر یہ ہوگا کہ جس مقدارِ قیمت سے یہ خریدے گئے ہیں اُسی مقدار قیمت پر اُن کو فروخت کیا جائے۔ اگر زائد رقم پر فروخت کئے گئے تو یہ زائد رقم اُنہی مدات پر خرچ کی جائے جن مدوں میں نفع (Dividend) صرف کیا گیا ہے۔

چنانچہ فقہ اکیڈمی کے فیصلے کے اس جز کو ملاحظہ کیجئے: اگر کمپنی کے منافع میں سود بھی شامل ہو اور اس کی مقدار معلوم ہو تو شیئرز کے لئے منافع میں سے اُس کے بقدر صدقہ بلا نیتِ ثواب کر دینا ضروری ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب (اہم فقہی فیصلے ص ۱۹۸۔ اسلامک فقہ اکیڈمی)

اعلانِ داخلہ

غفلت اور تغافل، جہالتِ جدیدہ اور تجاہل، بوالہوسی اور تکالب، مادہ پرستی اور الحاد، نفس پرستی اور خدا بیزاری کے دَور میں بھی بہرحال خوش نصیب لوگ ہر دَور میں ہیروں کی طرح سمندروں کی گہرائیوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں، اُن کو اندروں سے بیروں کی جانب لانا ضروری ہوتا ہے تاکہ عالَم اُن سے چمک اُٹھے۔ اسلئے اُن مقدس یا آئندہ سعادت مند بننے والے نفوس سے گزارش ہے کہ دارالعلوم سواء السبیل کھانڈی پورہ میں تعلیم و تربیت کیلئے داخلہ لے لیں۔

عصری تعلیم دسویں جماعت تک اور درجہ حفظ و ناظرہ نیز عربی چہارم تک کے علاوہ بقدر ضرورت انگریزی، ریاضی، سائنس اور کمپیوٹر کی سہولیات بھی مہیا رکھی گئی ہیں، بس محنتی، ذہین و فہیم اور حق کے متلاشی باہمت طلباء کا شدید انتظار ہے، اللہ کرے کہ سواء السبیل کی دعوتِ حق کا مضراب دل کی تاروں کو چھیڑے۔

نشر و اشاعت: دارالعلوم سواء السبیل کھانڈی پورہ کولگام کشمیر
فون نمبر: 9906546004, 9622841975

بقیہ: اپنے دل کی خبر لیجئے......

ایسی تو کہیں کسی کی بھاوج نہیں ہوگی جیسے مجھے ملی لیکن تھوڑے دنوں کے بعد نند اور بھاوج کے درمیان دوری پیدا ہو جاتی ہے، کیوں دُوری پیدا ہو گئی؟ اسلئے کہ اس نند نے اپنے دِل کو اللہ کی یاد کے ذریعہ ٹھیک نہیں کیا تھا۔ اگر یہ نند اللہ کو یاد کرنے والی ہوتی اگر اس کا دِل ٹھیک ہوتا تو کبھی اس بھاوج کو ترچھی نگاہ سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ اگر یہ ساس جو بڑی محبت کے ساتھ اپنی بہو کو بیاہ کر لائی تھی۔ اسی نے پسند کیا تھا لڑکے کو تو پتہ بھی نہیں تھا کہ میری ہونے والی بیوی کیسی ہے؟ اسی نے پسند کیا تھا۔ اسی نے پیغام دیا تھا، اسی نے سارے تحفے بھجوائے تھے۔ یہی بیاہ کر لائی تھی لیکن تھوڑے دنوں کے بعد کرسی کی لڑائی گھر میں شروع ہوئی۔

اس کے نتیجے میں ساس اور بہو جھگڑا شروع ہو گیا اور اچھے بھلے خوشی کے ماحول میں ٹنشن آ گیا، علاج کیا ہے اس کا؟ تعویذ لکھوانا علاج نہیں ہے، کسی تعویذ سے یہ حالات درست نہیں ہو سکتے، اس کا علاج ہے اپنے دِل کو ٹھیک کرنا، اگر یہ ساس اللہ والوں سے اپنا ذکر سیکھنے لگے، اللہ اللہ کرنا سیکھنے لگے، آخرت اس کو یاد رہے، اللہ کی محبت اس کو آ جائے تو اسکے دِل میں کسی کی شکایت ہی نہ رہے، یہ تو الٹا بہو سے کہے گی، بیٹی! اب تک مجھے باورچی خانے میں بڑا وقت صَرف کرنا پڑتا تھا گھر کی صفائی اور سب کچھ دیکھنا پڑتا تھا، بیٹی تجھ پر بوجھ تو میں زیادہ نہیں ڈالنا چاہتی، تیری مدد تو میں کروں گی لیکن اللہ تجھے خوش رکھے، بیٹی یہ ہے چابی گھر کا سارا کام تو چلا تو مجھ سے پوچھتی رہے گی میں بتاتی رہوں گی مجھے تو بیٹی دو تین گھنٹے نماز کا، تلاوت کا موقع دیدے، اللہ تیرے حسن کو اور بڑھائے، اور تیری زندگی کے سہاگ کو اور قائم رکھے، تیری خوشیوں میں برکت دے، مجھے ذرا وقت مل جائیگا، بیٹی بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی، ذرا تلاوت کیلئے ترسی ہوئی ہوں، نماز کیلئے ترسی ہوئی ہوں، اشراق نہیں پڑھ پاتی، اوّابین نہیں پڑھ پاتی، اب مجھے کچھ موقع دیدے بیٹی! گھر تو سنبھال! (جاری)

SAMEER & CO
Deals with:
PLY WOOD, HARDWARE,
PAINTS ETC
ایک بار آزمایئے، بار بار تشریف لایئے
H.O: K.P. ROAD ISLAMABAD
Contact Nos: 9419040053

نوٹ: اس شمارے میں شامل اشاعت مضامین و مراسلے وغیرہ سے ادارے کا ہر بات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ مدیر

www.khanqah.in

اُمت مسلمہ اور بنی اسرائیل۔3

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی۔رحمۃ اللہ علیہ

زکوٰۃ کے بارے میں اتنا اور عرض کردوں کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قسم کھا کر فرمایا کہ زکوٰۃ سے کسی کے مال میں کمی نہیں ہوگی، ایک طرف اللہ کے رسول کا یہ ارشاد ہے کہ اور ایک طرف شیطان کا وسوسہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دو گے تو اتنی دولت کم ہوجائیگی، اب ہم خود سوچ لیں کہ ہم کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بات پر زیادہ یقین ہے یا اپنے سب سے بڑے دُشمن شیطان کے فریب وسوسہ پر، اسلئے میرے دوستوں میری گذارش ہے کہ اپنے قریب کے علمائے کرام سے اپنی مالی حالت بتا کر دریافت کیجئے کہ آپ پر زکوٰۃ واجب تو نہیں ہے؟

توحید اور نماز وزکوٰۃ کے علاوہ بہت سے اعمال ہیں جن کا اللہ نے ہم کو حکم دیا ہے جیسے روزہ، حج وغیرہ اور بہت سی صفات ہیں جن کو اپنی زندگی میں اتارنے کا اللہ نے ہم کو مکلّف کیا ہے جیسے سچائی، ایثار، ہمدردی، اور خیر خواہی وغیرہ، اسی طرح بہت سے اعمال سے اور بہت سی صفات سے بچنے اور دور رہنے کی تاکید فرمائی گئی ہے، ان سب اعمال اور ان صفات سے اپنے کو بچانے کی فکر اور کوشش بھی ضروری ہے بلکہ بعض پہلوؤں سے یہ مقدم ہے ان اعمال سے اور ان صفات سے انسان کے دل پر ایسا زنگ اور میل آجاتا ہے کہ جو اچھے اعمال آدمی کرتا ہے ان کا اثر اس کے دل پر اور روح پر نہیں پڑتا، جب کسی پرانے برتن پر قلعی کی جاتی ہے تو پہلے اس کے میل کو صاف کیا جاتا ہے، ورنہ قلعی چڑھتی نہیں، اسی لئے میں نے عرض کیا کہ جن اعمال سے دلوں میں زنگ آتا ہے ان سے بچنے کی کوشش بعض پہلوؤں سے مقدم ہے۔

میرے سامنے یہ سینکڑوں ہزاروں نوجوان بیٹھے ہیں، میں ان سے کہتا ہوں، اے نوجوانو! اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا کلمہ پڑھنے والو! اس زمانے کا اُم الخبائث سینما ہے، ہر گناہ کی تعلیم اسی سے ہوتی ہے، ہر شر اسی سے پھیلتا ہے، اللہ سے یہ عہد کرو کہ اس گناہ سے خاص طور سے بچیں گے، میں پھر کہتا ہوں کہ میرے عزیز نوجوانو! اَب رحم کرو اپنے اوپر، آج کا دن مبارک ہے، آج ہی بلکہ ابھی اور اسی وقت عہد کرو کہ اس بدترین اور خبیث گناہ کے قریب نہیں جائیں گے، جس سے پیسہ بھی برباد ہوتا ہے، صحت بھی خراب ہوتی، روحانیت بھی برباد ہوتی ہے، دین بھی برباد ہوتا ہے، تم یقین کرو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب تم سینما کی طرف قدم اُٹھاتے ہو تو اللہ تم سے ناراض ہوتا ہے، فرشتے تم پر لعنت کرتے ہیں، محمد صلّی اللہ

> جب تک بنی اسرائیل کی زندگی اللہ کے حکموں کے مطابق رہی دنیا میں امن وعافیت اور برتری وعزت کے ساتھ اللہ نے ان کو رکھا، دوسروں کیلئے نمونہ بنا کر رکھا اور جب ان کی اکثریت نے اللہ کے اکثر حکموں کو پامال کرنا شروع کردیا، اللہ نے ان پر بے رحم دُشمن مسلط کردئے جنہوں نے ان کو بُری طرح سے ذلیل کیا۔

علیہ وسلّم کی روح پاک کو جب اس کی خبر ہوتی ہے تو سخت تکلیف ہوتی ہے، میرا یہ اُمتی میرا یہ نام لیوا کہاں جارہا ہے! اور سنو میرے عزیز نوجوانو! اَب تک جو گناہ ہوئے ان کو سوچ کر نادم تو خوب ہو، معافی خوب تو مانگو، لیکن مایوس نہ ہونا، اللہ ارحم الراحمین ہے، بہت معاف فرمانے والا ہے، اس کی رحمت اس کے غضب سے بڑھ کر ہے، برسہا برس کے گنہگاروں ہی کو نہیں عمر بھر کے مشرکوں کافروں کو بھی سچی توبہ سے اللہ تعالیٰ پوری طرف معاف فرمادیتا ہے، بلکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بندہ بار بار توبہ کرتا ہے اور بار بار اس سے غلطی ہوتی ہے اور پھر بار بار وہ اللہ سے معافی مانگتا ہے تو اللہ یہ نہیں کہتا کہ اَب بہت ہوچکا اَب معافی نہیں ملے گی، بلکہ اللہ بار بار بندے کو معاف فرماتا ہے، یہی نہیں کہ معاف فرمادیتا ہے بلکہ اللہ کو اس بندے پر پیار آتا ہے، علامہ ابن قیمؒ نے اس کی ایک بڑی نفیس مثال دی ہے کہ انہوں نے اللہ کی صفت رحمت اور بندوں کے ساتھ اس کے کریمانہ ورحیمانہ تعلق کی تفصیل سے وضاحت کرنے کے بعد ایک بندۂ خدا کا واقعہ لکھا ہے جو بڑے غلط راستے پر پڑ گیا تھا، وہ ایک گلی سے گذر رہا تھا اس نے دیکھا کہ ایک گھر کا دروازہ کھلا اور ایک بچہ اس میں سے نکلا اس کی ماں اسے گھر سے دھکے دے دے کر نکال رہی تھی، جب وہ باہر ہوگیا تو ماں نے اندر سے دروازہ بند کرلیا، بچہ اسی طرح روتا چلاتا بکتا بڑبڑاتا کچھ دور تک چلتا گیا، پھر ایک جگہ پہنچ کر رُک گیا اور کھڑے ہوکر سوچنے لگا کہ میں کہاں جاسکتا ہوں، مجھے کون اپنے پاس رکھے گا، کون ماں کی طرح دیکھ بھال کریگا، یہ سوچ کر وہ ٹوٹے دل سے اپنے گھر ہی کی طرف لوٹ پڑا، دروازہ بند تھا وہیں چوکھٹ پر سر رکھ کے پڑ گیا اور پڑے پڑے آنکھ لگ گئی، نیند آگئی، ماں آئی، دروازہ کھولا اور اپنے جگر کے ٹکڑے کو اس طرح پڑے دیکھ کر اس کا دل بھر آیا، مامتا کو جوش آگیا، آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، بچہ کو اُٹھا کر سینے سے لگایا، بے تحاشا پیار کرنے لگی اور کہنے لگی بیٹے! تو نے دیکھا، میرے سوا تیرے کون ہے؟ تو نے نالائقی اور نافرمانی کا راستہ اختیار کرکے میرا دل دکھایا اور تیرے لئے میری فطرت کے خلاف غصہ آیا، سن لے! میں تیری ہوں اور تو میرا ہے، میرے پاس جو کچھ ہے تیرے ہی لئے ہے.........

میرے دوستو! علاّمہ ابن قیمؒ نے جس بندۂ خدا کا چشم دید واقعہ ذکر کیا ہے صرف اس کیلئے نہیں ہم آپ سب کیلئے اور دُنیا بھر کے گنہگاروں اور خطا کاروں کیلئے اس واقعہ میں بڑا سبق ہے، ایک ماں کے سینے میں اپنی اولاد کیلئے جتنا پیار ہوتا ہے، جتنی شفقت ہوتی ہے، خدائے پاک کی قسم اللہ کی ذات میں اپنے بندوں کیلئے اس سے بھی زیادہ پیار اور رحم ہے۔ اسلئے کہتا ہوں کہ اَب تک کی کوتاہیوں کی وجہ سے اَب تک کے گناہوں اور اَب تک کی غافلانہ زندگی کی وجہ سے نادم تو بہت ہو، مایوس نہ ہو، واپس آؤ اللہ کی طرف، اس کی چوکھٹ پر سر رکھ کر روؤ، بل بلاؤ، پھر دیکھو اس کی رحمت کے دروازے کیسے کھلتے ہیں، پھر دیکھو وہ کیسے اپنی آغوش رحمت میں لیتا ہے، کس طرح دل بڑھاتا ہے، حوصلہ دیتا ہے، دست گیری کرتا ہے اور صحیح راہ دکھاتا ہے، بلکہ انگلی پکڑ کر کے چلا دیتا ہے، غفلت اور بے حسی سے کیسے زندگی بھر کیلئے نجات دیتا ہے۔

میرے بھائیو اور دوستو! بنی اسرائیل کی جو داستان ہمیں آپ کو اللہ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں سنائی ہے، اس سے ہمیں سبق لینا چاہیے، جب تک بنی اسرائیل کی زندگی اللہ کے حکموں کے مطابق رہی دنیا میں امن وعافیت اور برتری وعزت کے ساتھ اللہ نے ان کو رکھا، دوسروں کیلئے نمونہ بنا کر رکھا اور جب ان کی اکثریت نے اللہ کے اکثر حکموں کو پامال کرنا شروع کردیا، اللہ نے ان پر بے رحم دُشمن مسلط کردئے جنہوں نے ان کو بُری طرح سے ذلیل کیا۔

مناسکِ حج..............ایک نظر میں

''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ'' (بخاری ومسلم)

اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں تیرے حکم کے آگے سر خم ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، اقرار کرتا ہوں کہ تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں، اور ساری بادشاہت تیرے ہی لئے ہے اور نظام کائنات چلانے میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

حج کا پہلا دِن ۸ ذوالحجۃ	حج کا دوسرا دِن ۹ ذوالحجۃ	حج کا تیسرا دِن ۱۰ ذوالحجۃ	حج کا چوتھا دِن ۱۱ ذوالحجۃ	حج کا پانچواں دِن ۱۲ ذوالحجۃ
مکہ سے منیٰ کو روانگی منیٰ میں آج کے دِن ظہر عصر مغرب عشاء پڑھنی ہے رات کو منیٰ میں قیام	فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرکے عرفات کو روانگی ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہیں وقوفِ عرفات عصر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہیں مغرب کے وقت مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہیں رات کو مزدلفہ میں قیام کرنا ہے	مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منیٰ کو روانگی پہلے بڑے شیطان کی رمی پھر قربانی کرنا پھر سر کے بال منڈانا یا کتروانا پھر طوافِ کعبہ کو مکہ جانا رات کو منیٰ میں قیام	منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے پہلے چھوٹے شیطان کی رمی پھر درمیانے شیطان کی پھر بڑے شیطان کی رمی کرنا طوافِ زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کرلیں رات کو منیٰ میں قیام	منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے پہلے چھوٹے شیطان کی رمی پھر درمیانے شیطان کی رمی پھر بڑے شیطان کی رمی کرنا ہے طوافِ زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کرلیں ۱۳/ ذوالحجۃ کو اگر قیام کا ارادہ ہے تو کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاسکتی ہیں مگر مکروہ ہے۔

نوٹ: اسکے علاوہ حج کے بقیہ دِنوں میں روزمرہ کی طرح نمازیں ادا کریں، طوافِ زیارت کا وقت ۱۰/ ذوالحجۃ کی فجر سے ۱۲/ ذوالحجۃ کے غروبِ آفتاب یعنی مغرب تک ہے۔ طواف زیارت سے رات کے کسی بھی حصہ میں فارغ ہوں تو بقیہ رات قیام کیلئے منیٰ چلے جائیں۔ (عبادت سے صرف اللہ کی رضا مقصود ہو ورنہ قبول نہیں ہوگی۔) **پیشکش:** دار العلوم سواء السبیل کھانڈی پورہ کولگام

بقیہ : صفحہ آخر سے آگے.........

میں گانے کی میوزک یا گانے سیٹ کرنا شرعاً ممنوع وحرام ہے۔ (المسائل المہمۃ:۱/۱۹۹)

دورانِ نماز موبائل بند کرنا: ایسا کام جس کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ یقین ہو، کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو وہ عملِ کثیر ہے، اور جس کام کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ شک ہو، کہ وہ نماز میں نہیں ہے، تو یہ عملِ قلیل ہے۔ (درمختار) اگر دورانِ نماز موبائل بجنا شروع ہوا، اور اسے عملِ قلیل یعنی جیب کے اوپر ہی سے محض بٹن دبا کر بند کرنا ممکن ہو تو بند کردے، نماز کراہیت کے ساتھ صحیح ہوگی، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر بند کرنا مباح ہوگا، تاکہ دیگر مصلیوں کے خشوع وخضوع میں خلل واقع نہ ہو، اور مسجد کا ادب ملحوظ رہے، اور نئی تحریمہ سے امام کی اقتداء کرے، جتنی نماز مل جائے اسے پڑھ لے، اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کرلے۔ (المسائل المهمة : ۱/ ۲۰۰)

موبائل میں گیم ڈاؤن لوڈ کرنا: موبائل میں جاندار یا غیر جاندار کی تصویر والے گیم ڈاؤن لوڈ کر کے کھیلنا، جیسے کرکٹ، فٹبال، کیرم بورڈ وغیرہ، اس میں ضیاعِ وقت لازم آتا ہے، بالخصوص جب کہ اس میں تصاویر بھی موجود ہوں تو اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ سلم کا ارشاد ہے۔" مِن حُسن اسلام المرء ترکه ما لا يعنيه ". (جمع الجوامع : ٦/ ٣٩٣، رقم الحديث: ١٩٩٩٧٠ ، ردالمحتار : ٩/ ٥٦٦) (المسائل المهمة : ١/ ٢٠٠)

حقوق العباد: اور یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ شرعاً شادی میں کوئی خرچہ نہیں ہے۔ ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے اس کے بعد رخصت کردو۔ سواری کا خرچ شوہر دیگا جو اپنی بیوی کو لے جائے گا لڑکی یا ولی کے ذمہ کچھ بھی خرچ نہیں آتا۔ رواجی بکھیڑوں اور نام ونمود کے قصوں نے خلاف شرع کاموں پر لگا رکھا ہے۔ یوں کہنے والے بھی ملتے ہیں کہ ہم نے پیدائش سے لیکر آج تک خرچ کیا ہے وہ ہم نے وصول کرلیا۔ یہ بھی جاہلانہ جواب ہے کیونکہ شرعاً آپ پر اس کی پرورش واجب تھی اس لئے اپنا واجب ادا کیا۔ جس کی ادائیگی اپنے مال سے واجب تھی۔ اس کا عوض اصول کرنا خلاف شرع ہے بلکہ خلاف محبت ہے۔ اور خلاف شفقت بھی ہے۔ گویا جو کچھ آپ اس کی پرورش پر خرچ کرتے آئے ہیں وہ ایک سودے بازی ہے۔ اور ہے بھی بلا حساب جسکی لکھا پڑھی کچھ نہیں۔ پندرہ بیس سال خرچ کرکے اس کے مال سے وصول کرلیں گے۔ ادھار خرچ کرکے بعد میں وصول کرلینا یہ تو غیر بھی کردیتے ہیں۔ آپ نے اپنی اولاد کے ساتھ کونسا سلوک کیا ہے؟ بغیر بلائے کسی کی دعوت میں پہنچ کر کھانا کھالینا حلال نہیں ہے۔ اگر مروت اور لحاظ کی وجہ سے کوئی منع نہ کرے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس خاموشی کو اجازت سمجھ لینا صریح غلطی ہے اور خود فریبی ہے اگر کوئی شخص چار آدمی بلائے اور پانچواں بھی ساتھ اور صاحب خانہ لحاظ میں کچھ نہ کہے۔ تو زائد آدمی کا کھالینا حرام ہے۔

عموماً رواج ہے کہ کسی مرجانے پر اس کے مال سے فقراء ومساکین کی دعوت کرتے ہیں اور اس کے کپڑے وغیرہ خیرات کی نیت سے دیدیتے ہیں حالانکہ ترکہ تقسیم کئے بغیر ایسا کرنا درست نہیں ہے کیوں کہ اول تو سب وارث بالغ نہیں ہوتے اور جو بالغ ہوں ان سب کا موجود ہونا ضروری نہیں، ان میں بہت سے سفر میں یا ملازمتوں پر پردیس میں ہوتے ہیں، مشترکہ کے مال میں سب کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا درست نہیں۔ اور رسمی طور پر رواجی اجازت کا اعتبار نہیں ہے۔ مال تقسیم کرکے ہر ایک وارث کا حصہ اس کے حوالے کردو پھر وہ اپنی خوشی سے جو چاہے ایصال ثواب کیلئے شریعت کے مطابق بلا ریاکاری کے خرچ کردے۔ (جاری)

دارالعلوم سواء السبیل آپ کی خدمت.........؟

دارالعلوم سواء السبیل کھانڈی پورہ کولگام جو محتاج تعارف نہیں، پچھلے تیس سال سے اپنی منزلیں طے کرتے آرہا ہے۔ الحمدللہ ہزاروں کی تعداد میں اُمت مسلمہ کے ایمان ویقین اور علم وعمل کو بحر علم وعرفان سے پانی پلاتا رہا، جس کے نتیجے میں سینکڑوں حفّاظ وعلماء اور ائمہ پوری وادی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے روز بروز یہ علمی وایمانی تشنگی بڑھتی ہی جارہی ہے اور طلباء کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے۔

لیکن دوسری طرف دارالعلوم سواء السبیل میں طلباء کی رہائش کیلئے جگہ کی بہت زیادہ تنگی ہے۔ اس سلسلے میں اب دارالعلوم میں کچھ تعمیراتی کام کا آغاز ہونے لگا، مسجد شریف کی تعمیر بھی زیر تکمیل ہے۔ اس سلسلے میں اہل خیر حضرات سے تعاون کی گذارش کی جارہی ہے، مثلاً: آپ اپنے والدین یا کسی رشتہ دار یا خود اپنے لئے صدقہ جاریہ کیلئے یہ کام کرسکتے ہیں کہ ☆ ایک کمرہ آپ اپنے ذمہ لے سکتے ہیں۔ ☆ کھڑکیاں اور دروازے کی لاگت آپ دے سکتے ہیں۔ ☆ سیمنٹ یا لوہا خود لاسکتے ہیں یا اس کی لاگت دے سکتے ہیں۔ ☆ آپ ایک کمرے کیلئے اینٹیں فراہم کرسکتے ہیں۔ ☆ آپ مزدوروں کی مزدوری دینے میں حصہ لے سکتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ یہ سارا کچھ آپ دو یا تین مرحلوں میں بھی ادا کرسکتے ہیں۔

آپ کے خیر اندیش۔ خدّام : دارالعلوم سواء السبیل کھانڈی پورہ کولگام کشمیر

CHAND SOLARS

NEAR J&K BANK, T.P. BRANCH KULGAM

Cell No's: 9419639044, 9596106546

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER CONSTRUCTION DIVISION SRINAGAR

J & K STATE SPORTS COUNCIL, SRINAGAR

NOTICE INVITING TENDERS

Fresh Tender Notice 25 of 2013-14 Dated: 29/8/2013

For and on behalf of Secretary of J&K State Sports Coucil, Srinagar e-tenders are invited on item rate basis from eligible contractors Registered with J&K PWD contract of the classes shown as undr for the below noted work:

1. Name of Work: Development of play field at Mini Stadium at (Gohan Baramulla).
Adv. Cost: Rs. 5.52 lacs **E/Money:** 11050/- **Class:** D/C **Time of Compl:** 30 days **Cost of T.D:** Rs. 600/-
2. Name of Work: Development of play field at Kanispora Baramulla.
Adv. Cost: Rs. 7.32 lacs **E/Money:** 14650/- **Class:** D/C **Time of Compl:** 30 days **Cost of T.D:** Rs. 600/-
3. Name of Work: Development of play field at Peth-Khaal-Narah (Gulistan Bara).
Adv. Cost: Rs. 11.45 lacs **E/Money:** 22900/- **Class:** B/D/C **Time of Compl:** 40 days **Cost of T.D:** Rs. 800/-
Position of AAA: Submitted **Position of Funds:** Demanded

1. The Bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specification, Drawings, bill of quantities (B.O.Q) terms and conditions of contract and other details can be seen/downlaoded from the departmental website: www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:

1. Date of Issue of tender Notice: 29/08/2013
2. Period of downloading of bidding documents: From 29/08/2013 2pm to 12/09/2013 4:00pm.
3. Bid Submission start date: 29/08/2013 from 2:30pm.
4. Bid Submission end date: 12/09/2013 upto 4:00pm.
5. Deadline for receiving the Hard copy of all the scanned documents with (Original DD & EMD): 13/9/2013 4pm.
6. Date and Time of Opening of bids (On line): 14/09/2013 at 11:00 in the office of the Executive Engineer, Construction Division Kashmir Bakhshi Stadium Srinagar.

2. Bids must be accompanied with cost of Tender document in shape of demand draft in favour of Executive Engineer Construction Division Kashmir J&K State Sports Council (tender inviting authority) and E/Money/ Bid secutiriy in shape of CDR/ FDR pledged to Executive Engineer, J&K State sports council Srinagar (tender receiving authority).
3. All the terms and conditions are as per PWD form 25 and of J&K State Sports council as in vogue.

DIPK-6909
Dated: 05/09/2013

Executive Engineer
Construction Division Kashmir Sgr.

Office of the Executive Engineer Mechanical Hospital and Central Heating Division Srinagar Telefax; 0194-2496089

GIST OF E- TENDER

NIT NO: MHCHD/TS/2013-14/92/e-tendering Dated: 30/8/2013

For and on behalf of the Governor of J&K State e-tenders are invited on item rate basis from approved and eligible contractors Registered with J&K State Govt. CPWD, Railways and other State/Central Government for the following works:

1. Name of Work: Construction of Plant room for Central heating system of Govt. Unani Hospital, Shalteng, Srinagar.
Est. Cost: Rs. 14.58 lacs **E/Money:** Rs. 29500/- **Class:** BEE/CEE **Time of Compl:** 02 months **Cost of T.D:** Rs. 1000/-

1. Downloading of Bids:- The NIT consisting of qualifying information, eligibility criteria, specification, Drawings, bill of quantities (B.O.Q) terms and conditions of contract and other details can be seen/downlaoded from the departmental website: www.jktenders.gov.in from 31/8/2013 to 18/9/2013 upto 4pm.
2. Uploading of Bids: The tenderers shall deposit their bids (in two covers) in electronic format on the above website from 31/8/2013 to 18/9/2013 upto 4pm.
3. Opening of Bids: The bids received upto due date and time shall be opened on 19/9/2013 at 11:00am in the office of the Executive Engineer, MHCHD, Srinagar.

DIPK-6910
Dated: 5/9/2013

Executive Engineer
MHCHD Srinagar

www.khanqah.in

www.khanqah.in

Vol. 14 No: 32 06 September 2013 Friday

Printer,Publisher: Nizam-ud-din Qurashi
Associate Editor: Hafiz Mushtaq Ahmad Thakur
Postal Adress: Post Box No. 1390 G.P.O Srinager
Sub Office: Khandipora Katrasoo Kulgam Kashmir-192232
Phone No: 01931-212198
Mobile: 09906546004
Branch Office: Srinagar Ph: 2481821

Widely Circulated Weekly News Paper
MUBALLIG
Kashmir

Decl. No: DMS/PUB/627-31/99
R.N.I. No: JKURD/2000/4470
Postal Regd. No: SK/123/2012-2014
Posting Date: 07-09-2013
Printed at: Khidmat Offset Press Srinager
e-mail: muballigmushtaq@gmail.com
muballig_mushtaq@yahoo.com.in

اسلام کی بنیادی تعلیمات سے واقفیت 8

اعداد وتقدیم: (مولانا) حذیفہ بن غلام محمد وستانوی
ناظم تعلیمات ومعتمد جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

....

ہمارے موجودہ حالات میں اور اس دور میں اس کی اہمیت اس لیے زیادہ ہے کہ ہمیں اپنے اردگرد جو فساد پھیلا ہوا نظر آتا ہے، اگر اس میں غور کریں تو یہ نظر آئے گا کہ یہ فساد درحقیقت اس بات پر مبنی ہے کہ آج اخلاق کے درست کرنے کا اہتمام نہیں، اگر ہمارے دلوں میں جذبات صحیح پرورش پاتے، نیک خواہشات پیدا ہوتیں تو آج ہمیں اپنے گردوپیش میں اتنا فساد نظر نہ آتا، کوئی ظالم دوسرے پر ظلم اس لیے کرتا ہے کہ اس کے دل میں ایسے جذبات اور خواہشات پیدا ہو رہی ہے ہیں جو شیطانی جذبات اور شیطانی خواہشات ہیں، جو گندگیوں اور نجاستوں سے بھری ہوئی ہیں، کوئی آدمی عریانی اور فحاشی میں اس لیے مبتلا ہوتا ہے کہ اس کے دل میں گندی خواہشات اور گندے جذبات پیدا ہو رہے ہیں، اگر یہ گندے خیالات اور جذبات پیدا نہ ہوتے تو وہ فحاشی اور عریانی کے کام نہ کرتا، اسی چیز نے ہمارے معاشرے میں فساد پھیلایا ہوا ہے۔

خاص طور پر معاشرت کے ماحول میں اور معیشت کے ماحول میں اور سیاست کے ماحول میں ان اخلاق کی خرابی نے ہمیں اسفل السافلین میں پھینکا ہوا ہے، آج ہمارے ملک میں جو حالات چل رہے ہیں، اس میں ہر شخص یہ شکوہ کر رہا ہے کہ رشوت کا بازار گرم ہے، کرپشن پھیلا ہوا ہے، حرام کھانے کے لیے لوگ منہ کھولے بیٹھے ہیں اور حرام مال کو شیر مادر سمجھ لیا گیا ہے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح شیر مادر حلال ہے، اسی طرح رشوت کا مال بھی حلال ہے، دھوکے کا مال بھی حلال ہے، جھوٹ کے ذریعہ آنے والا مال بھی حلال ہے، بل کہ بسااوقات وہ لوگ جو اپنی ذاتی زندگی میں نمازیں پڑھتے ہیں، عبادتیں ادا کرتے ہیں، وعظ وتقریر بھی سنتے ہیں، لیکن جب وہ لوگ دنیا کے کاروبار میں داخل ہوئے ہیں اور روپے پیسے کے معاملات کرتے ہیں تو اس میں حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتے، وہ یہ نہیں سوچتے کہ پیسا جو میں کمارہا ہوں یہ حلال کمارہا ہوں یا حرام کمارہا ہوں۔ یہ لقمہ جو میرے منہ میں جارہا ہے، یہ حلال کا لقمہ ہے یا حرام کا لقمہ ہے، بل کہ آج پیسے حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنے میں کوئی باک نہیں، جھوٹا سرٹیفکیٹ بنانے میں کوئی خوف نہیں، جھوٹی شہادت دینے میں کوئی عار نہیں، جب روپے پیسے کا معاملہ آجاتا ہے تو ساری دین داری اور سارا تقویٰ دھرا رہ جاتا ہے۔

آج یہ دوڑ لگی ہوئی ہے کہ دونوں ہاتھوں سے جتنا روپیہ پیسا آنا چاہئے، اس کے لیے اگر رشوت لینی پڑے تو دھوکہ دو، اگر جھوٹے کاغذات بنانے پڑے تو جھوٹے کاغذات بناؤ، اگر جھوٹی گواہی دینی پڑے تو جھوٹی گواہی دو، جو کچھ کرنا پڑے، کرگزرو، لیکن پیسا آنا چاہئے۔ آج ہمارے معاشرے میں جو فساد پھیلا ہوا ہے، وہ درحقیقت اس ذہنیت اور اس فکر کا نتیجہ ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے مسلمان بھائیوں کی محبت دل میں جاگزیں ہوتی تو پھر دنیا کی محبت اور دنیا کے مال ودولت کی محبت دل پر غالب نہ ہوتی اور آدمی دنیا کے حصول کے لیے حلال وحرام کو ایک نہ کرتا۔

۱۰۔ پرانے زمانے کے ایرانیوں نے اللہ کو معبود ماننے کے بجائے امور اہنر ذ انگر ینو آتش، آفتاب اور زمین کو معبود بنایا۔

۱۱۔ یونانیوں نے زیوس، پوزیدن پرش، اپولو اور ڈیمٹر کو خدا سمجھا۔

۱۲۔ رومیوں نے مرکری، سیروفا، بیکی کش، اپالو اور سرنو کو معبود بنایا۔

۱۳۔ ادھر ٹیوٹائیوں نے تھورور یون، فرج، بالدور اور فریر کو معبود بنایا۔

۱۴۔ بابلی اہل فلکیات نے عطارد، زہرہ، تھرسا، مشتری اور زحل ستاروں کو پرستش کے لائق سمجھا۔

۱۵۔ مالویوں نے پرکوس، ایڈکوسٹ، سوان، دولوس اور ڈیمی وول کو خدا کی جگہ دی۔

۱۶۔ مشرکین مکہ نے لات، منات، عزیٰ اور ہبل کو الہ اور معبود بنایا، مختلف زمانوں میں مختلف الخیال لوگوں نے نت نئے معبود بنائے، اور ان کی پرستش کی، اس زمانے میں بھی بعض اندھی عقیدت کے جال میں پھنس کر کئی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں، وہ اپنے زعم میں اسے کار ثواب سمجھتے ہیں، حالاں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔ ارشاد ربانی ہے: والھکم الہ واحد (البقرہ) تمہارا معبود تو ایک ہے۔

حق تعالیٰ بار بار اپنی وحدانیت کا اعلان فرمارہے ہیں، مگر انسان اتنا ظلوم وجہول ہے کہ وہ ہر بار ارشاد حق سننے کے باوجود اپنی عقل نارسا کے مطابق عمل کرتا ہے، اس کا زعم یہ ہے کہ جو اس کی عقل سوچتی ہے وہ درست ہے، انسان یہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے جو چیزیں طاقت والی ہیں، جو ظاہری، ٹیپ ٹاپ والی ہیں، ان میں کسی چیز کے کرنے اور نہ کرنے کی قدرت ہے، اس لیے وہ ان کی پرستش کرتا ہے، انسان کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے، تو قاری حیران ہوجاتا ہے کہ انسان نے حیوانوں کی پرستش کی سورج اور چاند کی پرستش کی سیاروں اور ستاروں کو الہ ومعبود بنایا، دریاؤں اور پہاڑوں کی پرستش کی، آگ، پانی اور ہوا کو پوجا، یہ ساری باتیں انسان کی جہالت اور لاعلمی کی غماز اور عکاس ہیں۔

مشرکین مکہ کا نرالا دستور تھا کہ وہ خشکی میں اپنے خودساختہ معبودوں کی پوجا کرتے اور انہیں پکارتے تھے، مگر جب دریا کی موجوں میں کشتیاں رواں دواں ہوتیں، عین وسط میں جب کشتی ہچکولے کھاتی تو پھر خاص اللہ ہی کو پکارتے تھے، حق تعالیٰ نے ان کی خوب نقشہ کشی کی ہے۔ واذا رکبوا فی الفلک دعو واللہ مخلصین لہ الدین

اور جب کشتیوں پر سوار ہوتے تو اللہ ہی کو پکارتے، ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کا مشہور واقعہ ہے، وہ کشتی میں سوار ہوکر جارہا تھا، کشتی ہچکولے کھانے لگی، عکرمہ نے اپنے معبود کو مدد کے لیے پکارا، کشتی کا ملاح کہنے لگا کہ اس جگہ صرف اللہ ہی مدد کرتا ہے، عکرمہ نے کشتی واپس کروائی اور آکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا، اور کہنے لگا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا جھگڑا ہی اللہ کی ذات پر ہے، وہ کہتے ہیں، کہ ایک اللہ کو پکارو، مگر ہم مخالفت کرتے ہیں، جو اللہ مشکلات میں مدد کرتا ہے وہی معبود ہوسکتا ہے۔

شرک اور اصنام پرستی نری جہالت اور خجالت ہے، جب انسان پر حق کی روشنیاں پڑتی ہیں تو انسان رفتہ رفتہ سمجھنے لگتا ہے، کہ عبادت کی مستحق صرف ایک اللہ کی ذات، وہ بے نیاز ہے، وہ اولاد سے پاک ہے کوئی اس کا ہمسر اور شریک نہیں ہے۔

انسان کا ضمیر انسان کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہتا ہے کہ اللہ ہی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، اسی کی عبادت وپرستش کی جائے، اسی نے ہر چیز کو ٹھیک ٹھیک انداز سے پیدا کیا، مشرکین مکہ سے جب یہ سوال کیا جاتا تھا کہ زمین وآسمان میں جو کچھ ہے اس کا مالک کون ہے؟ تو وہ لوگ جواب دیتے تھے کہ اللہ۔

قرآن حکیم نے حق تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک عجیب مثال دی ہے۔ ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ (فاطر : ۴۱)

اللہ ہی آسمان اور زمین کو تھامے ہوئے ہے، کہ وہ اپنے رستے سے ہٹ نہ جائیں، اور تو اس کے بعد کوئی نہیں جو انہیں تھام سکے۔ جب انسان حق تعالیٰ کی ذات وصفات کو مان لے انہیں تسلیم کرے، تو دل وجان سے ان کی قدر کرے یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ سمجھ لیا، تو بس کافی ہے، باقی ساری باتیں اس کے احکام کے خلاف کرتا رہے، اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں، ان کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر اس صفت میں کامل ویکتا اور قادر مطلق خیال کرے، یہ ہے توحید خالص جس طرح نماز کی ہر رکعت میں خالص اس کی توحید اور عبادت کا اقرار کرتا ہے، اسی طرح نماز سے باہر بھی اس کو اکیلا اور یکتا سمجھے، ہر کام میں اسے مددگار سمجھے، نفع ونقصان کا مالک بھی اسے سمجھے، حیات وموت کا مالک بھی اسے سمجھے، ارض وسماء کا خالق بھی اسے سمجھے، بحر وبر میں کارساز وحاجت روا بھی اسے سمجھے، ہر ظاہر و پوشیدہ کو جاننے والی وہی ذات ہے یہ تمام صفات اللہ ہی کے لیے خاص ہیں، یہ نہیں کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کو الہ مان لیا اور دوسری طرف من مانیاں شروع کردیں، جس طرح عرب کے مشرکین نے لینے اور دینے کے ترازو الگ الگ بنا رکھے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ٹیڑھی تقسیم کی نقشہ کشی کی ہے کہ جب وہ کوئی چیز تقسیم کرتے ہیں تو اس کو دو حصوں میں بانٹ دیتے ہیں، ایک حصہ اللہ کا اور ایک اللہ کے شریکوں کا بناتے ہیں اور کہتے ہیں "ھذالشر کائنا" (پ۸) یہ اللہ کا حصہ ہے، اور یہ ہمارے شریکوں کا حصہ ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے حصے سے مشرکین کے الہ کے حصہ میں مل جاتا تو کہتے "اللہ غفور رحیم" ہے، خیر کوئی بات نہیں، اگر ان کے الہوں کے حصے سے اللہ کے حصے میں مل جاتا تو جلدی جلدی اسے اس ڈر سے الگ کردیتے کہ یہ بے انصافی ہے۔ تو توحید خالص کا مطلب یہ ہوا کہ سب کچھ اللہ ہی کو سمجھا جائے۔

مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا یہ احترام مسجد کے خلاف ہے، کیونکہ اگر گھنٹی بجی تو شور وغل ہوگا جو کہ ممنوع ومکروہ ہے، ابوداؤد کے حاشیہ میں "باب کراھیة انشاد الضالة" کے تحت عبارت ہے" ویلحق به ما في معناه من البیع والشراء والإجارة ونحوها من العقود وکراهیة رفع الصوت في المسجد". کراهیة رفع الصوت في المسجد کی صراحت سے موبائل کی گھنٹی کا شور وغل مکروہ وممنوع قرار پائے گا۔ اور صاحبِ فتاویٰ ہندیہ فرماتے ہیں: والسادس أن لا یرفع فیه الصوت من غیر ذکر الله . (سنن أبي داود:۱/ ٦۸، الفتاوی الهندیة: ٥/ ۳۲۱) (المسائل المهمة :۱/ ۱۹۹)

موبائل پر میوزک یا گانے کا سننا، نیز گانے وغیرہ کا لوڈ کرنا:

موبائل پر میوزک یا گانے سننا، اسی طرح موبائل میں ان چیزوں کو لوڈ کرنا، اور رنگ ٹون// بقیہ صفحہ 7 پر......//